اسلامی آداب و معاشرت پر ایک مختصر بے مثال کتاب

بدایۃ الہدایہ

تصنیف لطیف

★

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

3185

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الامام عالم علامہ حجۃ الاسلام برکت انام ابو حامد محمد بن محمد غزالی طوسی (اللہ انکی روح کو پاک اور انکے مرقد کو منور کرے اور یہ ہماری دعا قبول کرے) فرماتے ہین کہ سب تعریف اسکی حمد کے لائق خدا ہی کے لیئے ہی اور درود و سلام اسکی بہترین مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکے ال و اصحاب پر حمد و صلوۃ کے بعد اے حریص اور علم حاصل کرنیکے لئے متوجہ ہونیوالے اور اپنے نفس سے سچی محبت اور اسکی فرط تشنگی کے ظاہر کرنیوالے تجھے جاننا چاہیئے کہ اگر تیرا ارادہ علم حاصل کرنے سی منافست فخر اور ہمعصرون پر پیش قدمی کرنے اور لوگون کے دلون کو اپنی طرف مائل کرنے اور اسباب دنیوی جمع کرنیکا ہے تو بیشک تو اپنے دین کے تباہ کرنے اور نفس کے ہلاک کرنے اور آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنے کی کوشش مین ہے سو تیری بیع مین نقصان اور تیری سوداگری مین خسران ہے اور تیرا استاد تیرا اسکھانیوالا مددگار ہے تیرے عصیان کا اور شریک ہی تیرے نقصان کا۔ اور وہ اس جیسا ہے کہ جیسا کوئی رہزن کے ہاتھ تلوار بیچتا ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ اَعَانَ عَلٰی مَعْصِیَۃٍ وَلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ کَانَ شَرِیْکًا لَّہٗ (یعنی جس نے معصیت پر مدد دی اگرچہ وہ ایک ہی کلمہ ہو تو وہ گناہ مین اسکا شریک ہے۔ اور جو تیری نیت و ارادہ اللہ تعالی کے لیئے ہی یعنی تحصیل علم سے ہدایت مقصود ہی نہ صرف روایت تو مین تجھے مبارکباد کہتا ہون کیونکہ جب تو علم کی تحصیل مین کوشش

Marfat.com

کرنا اور زمین پر پاؤن دھرتا ہی تو فرشتے تیرے لئے اپنے پر بچھاتے اور دریا کی مچھلیان
تیری مغفرت کی دعائین کرتی ہین مگر تجھے ہر چیز کے شروع مین یہ بات جاننی ضروری ہے
کہ جو ہدایت کہ ثمرہ علم ہے اسکی ایک ابتدا اور انتہا اور ظاہر و باطن ہی اور کوئی شخص اسکی انتہا
تک نہین پہونچ سکتا جبتک کہ اسکے ابتدائی احکام سے واقف نہ ہولے اور نہ اُسکے باطن
پر اطلاع پا سکتا ہے جبتک کہ اُسکے ظاہر سے آگاہ نہ ہو۔ خبردار مین تجھے ہدایت کی بدایت
بتاتا ہون جس سے تو اپنے نفس کا تجربہ اور دل کا امتحان کر لے۔ سو اگر تو اپنے
دل کو اسکی طرف مائل اور نفس کو اُسکا تابعدار اور قابل پائے تو تجھے نہایت کیطرف متوجہ ہونا
ضروری اور علوم کے دریاؤن مین غوطہ لگانا لازمی ہی اور جو تو اپنے دل کو اسکی طرف متوجہ ہوتے
وقت درنگ کرنے اور اُسکے مقتضا کے مطابق عمل کرنے مین دیر کرنیوالا پائے تو جان لے
کہ تیرا نفس جو تحصیل علم کیطرف مائل ہی وہ ایسا نفس ہی جو بُری باتون کا حکم کرتا ہے اور شیطان
ملعون کا تابعدار بنکر کھڑا ہو گیا ہے تاکہ تجھے غرور کی رسی مین جکڑ کر اپنے مکر سے ہلاکت کے
گڑھے مین ڈالدے اور اسکا ارادہ یہ ہی کہ معرض خیر مین تجھ پر بدی کا رواج دے تاکہ تو ان لوگون
سے ملجائے جو عمل کے اعتبار سے نقصان مین ہین جنکی کوشش حیاتی دنیا مین رائیگان گئی اور
وہ اپنے گمان مین نیک کام کر رہی ہین اور اس وقت شیطان تجھے علم کی فضیلت اور علماء
کے درجے اور جو آثار اور اخبار کہ اس بارے مین آئی ہین پڑھکر سنائیگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس قول سے غافل کر دیگا کہ جس نے علم مین ترقی حاصل کی اور ہدایت مین نہ کی تو وہ نہین
زیادہ ہوتا اللہ تعالی سے مگر دوری مین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ قیامت کے
دن بہت سخت عذاب اُس عالم کو ہوگا جسے اللہ تعالی نے اُسکے علم سے منفعت نہ اٹھانے
دی ہوگی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ

Marfat.com

لا یخشع و عمل لا یرفع و دعاء لا یسمع (یعنی بارخدایا مین اس علم سے پناہ مانگتا ہون جو نافع نہ ہو اور دل سے جو خدا کا خوف نہ کرے اور عمل سے جو آسمان کیطرف نہ اٹھایا جاوے اور دعا سے جسکی سماعت نہ ہو) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے غافل کرویگا کہ شب معراج مین میرا گذر ایک قوم پر ہوا جن کے ہونٹھ آگ کی قینچیون سے کاٹے جاتے تھے مین نے کہا تم کون لوگ ہو جواب دیا کہ ہم نیک کام کرنیکا لوگون کو حکم کیا کرتے اور خود نہین کرتے تھے اور بُری باتون سے اورون کو روکتے اور خود نہین رکتے تھے۔ اے مسکین اپنے آپ کو اس امر سے بچا کہ جھوٹ کا اذعان کرے کہ وہ تجھے تکبر کی رسی مین لٹکائیگا جاہل پر تو یون افسوس ہے کہ اس نے سیکھا نہین اور عالم پر اس سے زیادہ افسوس ہے کہ اسنے ہزار دفعہ جانا اور پھر عمل نہ کیا۔

جاننا چاہیئے کہ لوگ علم کی طلب مین تین حال پر ہین۔ ایک وہ شخص ہے کہ جو علم کو معاد کا توشہ بنالے اور اسکا مقصود خدا تعالی کی خوشنودی اور دار آخرت ہو سو ایسا شخص کامیاب ہونیوالون مین سے ہے اور دوسرا وہ ہے جو موجودہ زندگی کی اس سے مدد لے اور اس کے ذریعہ سے عزت و جاہ اور دنیا کا مال حاصل کرے اور وہ اس بات کو جانتا اور اپنے دل مین اس حالت کی رکاکت اور خست مقصد کو سمجھتا ہو تو ایسا شخص خطرہ مین ہے اگر توبہ سے پہلے اسکی موت آگئی تو اسپر برے خاتمہ کا ڈر ہے اور اسکا امر خطر مشیت ایزدی پر ہے اگر موت آنے سے پہلے توبہ کی توفیق ملگئی اور علم کے ساتھ عمل کو منضم کر دیا اور اپنی زیادتی خلل کا تدارک کر لیا تو یہ شخص کامیاب لوگون مین سے ہو جائیگا کیونکہ گناہ سے توبہ کرنیوالا گناہ نہ کرنیوالے کی مثل ہے تیسرا وہ شخص کہ جس پر شیطان غالب ہو گیا ہو اور اس نے اپنے علم کو کثرت مال اور جاہ کے فخر اور کثرت اتباع کے تعزز کا وسیلہ بنالیا ہو اور وہ اپنے علم کے باعث ہر ایک جگہ اسی امید پر جاتا ہو کہ اس سے اپنا مطلب پورا کرلے اور پھر وہ اپنے جی مین اسباب کو پوشیدہ رکھتا ہو کہ خدا کے ان میرا

Marfat.com

بڑا رتبہ ہے کیونکہ مین علماء کی سی راہ وروش رکھتا ہون اور انہی جیسی گفتگو کرتا اور لباس پہنتا ہون۔ حالانکہ ظاہر و باطن اسکا یہ حال ہے کہ دنیا کے کامون مین لڑ جھگڑ رہا ہے تو یہ شخص احمقون اور غرور کرنیوالون مین سے ہی وجہ یہ ہے کہ اسکی توبہ کی امید منقطع ہوگئی ہے وہ اپنے آپ کو نیکون مین سے خیال کرتا اور اللہ تعالی کے اس قول سے بالکل غفلت رکھتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (یعنی اے ایمان والو تم ایسی باتین کیون کہتے ہو جو خود نہین کرتے) اور یہ اُن لوگون مین سے ہی جنکی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے مجھے دجال کے سوا اور لوگون کا تم پر زیادہ خوف ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا علماء بدکار اور اسکی وجہ یہ ہے کہ دجال کا کام غایت سے غایت گمراہ کرنا اور ایسا عالم اگرچہ لوگون کو دنیا سے زبان اور بات کے ساتھ روکتا ہے مگر اپنے احوال و اعمال سے انھین اُسکی طرف بلاتا ہی اور زبان حال بہ نسبت زبان مقال زیادہ فصیح ہے اور لوگون کی طبیعتین اعمال مین مساعی کرنیکی طرف زیادہ مائل ہین نسبت اِس کے کہ اقوال مین متابعت کرین ؞

پس جس قدر کہ یہ مغرور اپنے اعمال سے مخلوق کو بگاڑیگا اُس سے زیادہ ہوگا کہ اپنی اقوال سے درست کریگا کیونکہ جاہل دنیا کی رغبت پر جری و دلیر نہین ہوتا اگر علماء کی جرأت نہو تو اسکا علم لوگون کے گناہون پر دلیر ہونیکا سبب ہو جائیگا اور اُسکا نفس اُسے ہلاکت کے ورطہ مین ڈالیگا۔ وہ لوگون کو اس طرف بلاتا ہے اور خدا پر اپنے علم کا احسان کرتا ہی اور نفس اُسے یہ خیال دلاتا ہے کہ تو اللہ کے بہت سے بندون سے بہتر ہے اے طالب تجھے فریق اول مین سے ہونا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے کہ کہین اس دوسرے فریق مین سے نہ ہو جائے بہت سے ایسے آدمی بھی ہین جنہین موت توبہ سے پہلے جلد آن لیتی ہے تو وہ حسرت ہی مین رہتے ہین اے عزیز

Marfat.com

بیچ اور پھر بیچ ایسا نہ ہو کہ تو تیسرے مین سے ہو جائے، ورنہ ایسا ہلاک ہوگا کہ پھر اسکے ساتھ
تجھے نہ تو اپنی کامیابی کی امید ہوگی اور نہ صلاحیت کی انتظاری ۔

اے عزیز اگر تجھے یہ خیال ہو کہ ابتدا ہدایت کیا چیز ہے جس سے مین اپنی نفس کا تجربہ کرون
تو تجھے جاننا چاہئے کہ ابتداے ہدایت ظاہر کی پرہیزگاری اور اسکی نہایت تقوائے باطنی
بہتر عاقبت تقوی سے ہے اور ہدایت متقین ہی کے لئے ہے۔

تقوےٰ سے مراد ہے اللہ تعالی کے اوامر بجالانے اور منہیات سے بچنے کا اور اسکی دو قسمین ہین
اور تو ہوشیار ہو کہ مین تجھے مجملاً بطور اختصار کے ظاہر علم تقوی کا ان دونون قسمون بتاتا ہون

پہلی قسم طاعات کے بیان مین

لوگو تمھین جاننا چاہئے کہ یقیناً اللہ تعالی کے احکام فرائض اور نوافل ہین سو فرض اُس
المال ہے اور وہ اصل تجارت ہی کہ جس سے نجات حاصل ہوگی اور نفل نفع ہی کہ جس سے
درجے حاصل ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہی لوگ
کسی چیز سے میری قربت حاصل نہین کرتے جتنی کہ فرائض کے ادا کرنے سے جو مینے اُن پر فرض
کئی ہین بندہ نوافل کے سبب اتنا میری نزدیک ہو جاتا ہی کہ مین اسسے محبت کرنے لگتا ہون اور جب اُس سے محبت کرنے
لگتا ہون تو اس کا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے
اور وہ زبان جس سے وہ بولتا ہے اور وہ ہاتھ جس سے وہ گرفت کرتا ہے اور وہ پاؤن
جس سے وہ چلتا ہے اے طالب تو اللہ تعالی کے قیام اوامر تک پہونچیگا جبتک کہ اپنے
دل اور اعضاء کا مراقبہ نہ کریگا اور اپنے لحظات و انفاس دن صبح سے شام تک نہ نگاہ رکھیگا
تو یقیناً جان لے کہ اللہ تعالی تیرے اوپر مطلع ہے اور تیرے ظاہر و باطن کو دیکھتا ہی اور تیرے

Marfat.com

تمام لحظات اور دل کے خطرات اور چلنا پھرنا اور سکون اور حرکت کو گھیرے ہوے ہے
اور تو جلوت وخلوت مین اُسکے سامنے ہی پس ملک اور ملکوت مین کوئی ساکن۔ سکون
اور کوئی متحرک حرکت نہین کرتا جو آسمانون وزمین کا جبار اُس پر مطلع نہ ہو وہ خیانت کرنے
والی آنکھون اور دلون کی پوشیدہ باتون اور ڈھکے کہلے کو خوب جانتا ہے اے مسکین
تجھے ظاہر وباطن مین خدائے تعالی کے سامنے ادب سے رہنا چاہئے جیسے کوئی ذلیل
غلام گنہگار۔ جبار وقہار بادشاہ کی حضور مین ادب سے رہتا ہے اور تجھے ایسی کوشش
کرنی چاہئے کہ تیرا آقا تجھے ایسی جگہ نہ دیکھے جہان سے تجھے منع کیا ہے اور جس جگہ کا تجھے
حکم کیا ہے وہان گم شدہ نہ پائے۔

اے عزیز تجھے اس طریق کے سوا اور کسی طرح قدرت نہ ہو گی کہ تو اپنی اوقات کو تقسیم
کرے اور اپنے اوراد ووظائف صبح سے شام تک کے مرتب کر لے سوا اللہ تعالی کے اُن
احکام کیطرف کان لگا جو تیری طرف ڈالے جاتے ہین جبکہ تو نیند سے بیدار ہو دوبارہ اپنے
بستر پر جانے کے وقت تک۔

فصل نیند سے بیدار ہونیکے آداب مین

اے عزیز جب تو نیند سے بیدار ہونیکا ارادہ کرے تو یہ کوشش کر کہ طلوع فجر سے پہلے بیدار ہو
اور سب سے پہلے تیرے دل اور زبان پر خدا تعالی کا ذکر جاری ہونا چاہئے اور اس وقت
یہ کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ
وَالْعَظَمَۃُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰہِ وَالْعِزَّۃُ وَالْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ
الْاِسْلَامِ وَعَلٰی کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ
اَبِیْنَا اِبْرَاہِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تَبْعَثَنَا فِیْ ھٰذَا

Marfat.com

الیوم الیٰ کل خیرٍ واعوذ بک ان اجترح فیہ سوءًا او اجرہ الیٰ مسلم
اللّٰھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور نسئلک
خیر ھذا الیوم وخیر ما فیہ ونعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما فیہ یعنی ارکہ
سب تعریف خدا کو ہے جس نے ہمین مرنیکے بعد زندہ کیا اور قبرون سے اٹھکر اسی
کے پاس جائینگے ہم نے اس حال مین صبح کی کہ ملک اللہ کا ہے عظمت اور سلطنت
خدا کی عزت اور قدرت اللہ رب العالمین کیلئے ہی ہم نے صبح کی دین اسلام اور کلمۂ اخلاص اور
اپنی نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور نیز اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر جو حق کیطرف مائل اور
مسلمان تھے اور گروہ مشرکین مین سے نہ تھے۔ بارخدایا ہم تجھ سے سوال کرتے ہین کہ اٹھادے
توہمین آج کے دن ہر ایک بھلائی کیلئے اور تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہون کہ اپنین کوئی برائی
کرون یا مسلمان کو نقصان پہنچاؤن ❊

یا اللہ ہمنے تیرے ساتھ صبح کی اور شام اور تیری مدد سے زندہ ہوتے اور مرتے ہین اور
قبرون سے اٹھکر تیرے پاس جائینگے اور ہم تجھ سے اِس دن کی بھلائی اور خیر کا سوال
کرتے ہین جو ہمین ہونیوالی ہی اور اس دن کی بدی سے پناہ مانگتے ہین جو ہمین ہونیوالی ہے
اے عزیز جب تو کپڑے پہنے تو خداتعالیٰ کے حکم بجالانے اور اپنی بدن ڈھانکنے کی نیت کر اور اس
سے ڈر کہ لباس پہننے سے تیرا ارادہ خلقت کو دکھانا منظور ہو ورنہ تباہ ہوجائیگا۔

باب پائخانہ جانیکے آداب مین

جب تو قضاء حاجت کیلئے بیت الخلاء کا ارادہ کرے تو پہلے بایان پاؤن رکھ اور نکلتے وقت
دایان اور اپنے ساتھ کوئی چیز ایسی نہ لیجا کہ جس پر خدا اور رسول کا نام ہو ننگے سر اور ننگے پاؤن بھی

Marfat.com

اور داخل ہونے وقت یہ پڑھ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی شروع خدا کے نام سے پناہ لیتا ہون خدا کے ساتھ نجاست ناپاک کرنیوالی اور خبیث ناپاک شیطان مردود سے) اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ (یعنی اے خدا مین تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہون سب تعریف خدا کو ہے جس نے ستانیوالی چیز مجھ سے دور کردی اور نفعت کی چیز کو میرے لئے باقی رکھا) اور مناسب ہے کہ قضاء حاجت سے پہلے ڈھیلون کا شمار کرلے اور قضاء حاجت کی جگہ پانی سے استنجا نہ کر۔ اور خوب کھانس کر تین مرتبہ پیشاب سے استبرا کر اور بایان ہاتھ ذکر کے نیچے پھیر اور جو تو جنگل مین ہو تو لوگون کی آنکھون سے دور چلا جا وہان بھی اگر کوئی چیز ستر کیلئے نہ ملے تو پردہ کرلے اور اپنی شرمگاہ کو بیٹھنے کی جگہ مین زمین تک پہنچنے سے پہلے نہ کھول۔ کعبہ اور آفتاب وچاند کا استقبال و استدبار مت کر اور لوگون کے باتین کرنے کی جگہ مین پیشاب نہ کر اور نہ ٹھیرے ہوئے پانی اور نہ پھلدار درخت کے نیچے اور نہ کسی جانور کے بل مین۔ سخت زمین اور ہوا کے چلنے کی جگہ سے بچ تاکہ چھینٹین نہ پڑین کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ (یعنی قبر کا عذاب اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہے) اور بائین پاؤن پر تکیہ لگا کر بیٹھ اور کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر مگر کسی ضرورت کے سبب اور استنجے مین پتھر اور پانی دونون کا استعمال کیا کر اور اگر تو دونو مین سے ایک پر اقتصار کرنا چاہے تو پانی افضل ہے اور اگر ڈھیلون پر اقتصار کرنا چاہے تو تجھے لازم ہے کہ تین پاک صاف پتھرون کا استعمال کرکے محل کو خشک کر اور محل نجاست کو ان سے اس طرح پونچھ کہ نجاست اپنی جگہ سے منتقل نہ ہو علیٰ ھذا القیاس ذکر کو تین مرتبہ پتھرون سے پونچھ پس اگر تین ہی سے صفائی حاصل نہ ہو تو پانچ یا سات پورے کر یہانتک کہ وتر سے صفائی ہو

Marfat.com

کیونکہ وہ مستحب ہے، اور صفائی کرنی واجب ہے اور استنجا بائین ہاتھ سے کیا کر اور استنجے سے فارغ ہو کر یہ کہا کر اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِيْ مِنَ الْفَوَاحِشِ (یعنی بارخدایا میرے دل کو نفاق سے پاک کر اور برے کامون سے میری شرمگاہ کو بچا) استنجے کے بعد اپنے ہاتھ زمین یا دیوار سے مل اور پھر دھو ڈال

وضو کے آداب ہیں

(اے عزیز) جب تو استنجے سے فراغ پائے تو مسواک کو ترک نہ کر کیونکہ مسواک کرنے سے منہ پاک صاف رہتا اور خداوند کریم خوش ہوتا اور شیطان غضبناک ہوتا ہے اور مسواک والی نماز بے مسواک والی نماز سے ستر درجے افضل ہے ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری اُمت کو دقت نہ ہوتی تو مین ہر نماز کے وقت مسواک کرنیکا حکم دیتا اور نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مجھے مسواک کا یہان تک حکم ہوا کہ مجھے اپنے اوپر فرض ہونیکا ڈر ہو گیا۔ پھر وضو کے لئے قبلہ کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھ تاکہ تجھ پر چھینٹین نہ پڑین اور یہ دعا پڑھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ یعنی خدا کے نام سے شروع کرتا ہون جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔ بارخدایا مین تیرے ساتھ پناہ لیتا ہون شیطانی خطرات سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ کہ وہ میرے پاس آئین) پھر اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھو اس سے پہلے کہ انھین برتن مین ڈالے اور یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَةِ یعنی بارخدایا مین تجھ سے یمن اور برکت کا خواستگار ہون بخل اور ہلاکت سے تیرے ساتھ پناہ

Marfat.com

مانگتا ہون)، پھر حدث کے دور ہونے یا نماز کے مباح ہونے کی نیت کر اور یہ مناسب نہین کہ منہ دھونے سے پہلے تیری نیت غائب ہو جائے ورنہ تیرا وضو درست نہوگا پھر منہ کیلئے ایک چلو پانی لے اور اُس سے تین مرتبہ مضمضہ کر اور جو روزہ دار نہو تو حلق تک پانی پہونچانے مین مبالغہ کر اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ کِتَابِكَ وَكَثْرَةِ ذِكْرِكَ وَثَبِّتْنِیْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ یعنی بار خدایا کلام اللہ پڑھنے اور اپنی کثرت یاد پر میری مدد کر اور مجھے دنیا اور آخرت مین ثابت قدم رکھ) پھر ناک کیلئے ایک چلو لیکر اُس سے تین مرتبہ استنشاق کر اور ناک کی رطوبت نکال اور استنشاق کرنے وقت یہ پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ (یعنی بار خدایا میرے لئے بہشت کی راحت نصیب کر اس حال مین کہ تو مجھ سے خوش ہو) اور ناک جھاڑتے وقت یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَسُوْءِ الدَّارِ (یعنی بار خدایا مین تجھ سے پناہ لیتا ہون دوزخ کی بوؤن اور بُرے گھر سے) پھر ایک چلو پانی منہ مین لیکر اُس سے طول مین شروع سطح پیشانی سے لیکر منتہی ٹھوڑی تک دھو اور عرض مین کان سے کان تک اور تحذیف کی جگہ پانی پہنچا اور تحذیف وہ موضع ہے جہان سے عورتون کو بال دور کرنے کی عادت ہے اور وہ سر کان سے لیکر گوشہ پیشانی تک ہے یعنی جس پر وجہ پیشانی کا اطلاق ہوتا ہے اور چارون بالون کی جڑون تک پانی پہنچا یعنی ہر دو ابرو۔ مونچھین۔ پلکین اور ہر دو خط ڈاڑھی یعنی جو مقابل مین کانون کے شروع ڈاڑھی سے اور خفیف ڈاڑھی کے بالون کی جڑون تک پانی پہنچانا واجب ہے نہ گھنی ڈاڑھی کا اور منہ دہونے وقت یہ پڑھا کر اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِیَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ بِظُلُمَاتِكَ یَوْمَ

Marfat.com

تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِكَ یعنی بار خدایا اپنے نور سے میرا منہ سفید کیجو جس دن کہ تیرے دوستون کے منہ روشن ہونگے اور اپنی تاریکی سے میرا منہ کالا نہ کیجو جس دن کہ تیرے دشمنون کے منہ کالے ہونگے) گھنگی ڈاڑھی کا خلال کبھی نہ چھوڑنا پھر دایان بایان ہاتھ کہنیون سمیت نصف بازوون تک دھو کیونکہ بہشت مین زیور ہو اضع وضو تک ہوگا اور دواھنا ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا (یعنی بار خدایا میرا اعمالنامہ میرے داہنے ہاتھ مین دیجو اور آسان طور پر میرا حساب لیجو اور دست چپ دہوتے وقت یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْمِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ (یعنی بار خدایا مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون کہ میرا اعمالنامہ بائین ہاتھ مین دے یا پس پشت سے) پھر مسح سے اپنے سر کا اس طرح احاطہ کرکہ دونون ہاتھون کو تر کر اور داہنے ہاتھ کی انگلیون کے سرے بائین ہاتھ سے ملائے اور ہر دو کو مقدم سر پر رکھ اور ان کو گدی تک لیجا پھر لوٹا آگے کیطرف بس یہ ایک مرتبہ ہوا اسی طرح تین مرتبہ کر علے ہذالقیاس باقی اعضا مین اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ (یعنی بار خدایا ڈھانک لے مجھے اپنی رحمت سے اور نازل کر مجھہ پر اپنی برکتین اور جس دن کہ تیرا ہی سایہ ہوگا اس روز مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھنا۔ بار خدایا میرے بال اور کھال آتش دوزخ پر حرام کردے) پھر جدید پانی لیکر کانون کے ظاہر اور باطن تک مسح کر اور انگشت شہادت کانون کے سوراخون مین داخل کر اور کانون کے باہر کیطرف کا مسح انگوٹھون کے بطن سے کر اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اَللّٰھُمَّ اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ

Marfat.com

الجنۃ فی الجنۃ مع الابرار (یعنی بارخدایا مجھے ان لوگوں میں سے کر جو تیری باتیں سنکر ان
میں سے عمدہ بات کی پیروی کرتے ہیں بارخدایا مجھے منادی بہشت کی سنوا دے کہ تو جنت
میں نیکوں کے ساتھ ہوگا) پھر گردن کا مسح کر اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ یعنی بارخدایا میری گردن کو آتش دوزخ سے رہائی دے
اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے دوزخ کی زنجیروں اور طوقوں سے) پھر داہنا پاؤں اور پھر بایاں
مع ٹخنوں کے اور پاؤں کی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی خنصر سے خلال کر کہ اس حال میں کہ شروع
کرنیوالا ہو داہنی کی خنصر سے اور ختم کرنیوالا بائیں کی خنصر پر اور داخل کر انگلیاں نیچے کیطرف سے
اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ مَعَ اَقْدَامِ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ
یعنی بارخدایا مجھے سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ اپنے نیک بندوں کے قدموں کیساتھ اسیطرح
بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ
فِی النَّارِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ یعنی بارخدایا میں تیری ساتھ پناہ لیتا
ہوں کہ پھسل جائے میرا قدم پل صراط پر دوزخ میں جس دن کہ پھسلیں گے منافقین اور مشرکین
کے قدم) اور پہنچا پانی نصف پنڈلیوں تک اور تمام افعال میں تین مرتبہ کے تکرار کا لحاظ رکھ
اور جب تو وضو سے فارغ ہو تو آسمان کیطرف آنکھ اٹھا کر یہ دعا پڑھ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ
فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ اَذْکُرُکَ
ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّاُسَبِّحُکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں معبود مگر خدا

Marfat.com

وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہین بارخدایا تو پاک ہی اور مین تیری حمد مین مشغول ہون گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر تو۔ مینے بُرا کام کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا مین تجھ سے بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف رجوع کرتا ہون مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما تو بیشک توبہ قبول کرنیوالا اور مہربان ہی۔ بارخدایا مجھے اُن لوگون مین کر جو توبہ کرنیوالے ہین اور پاکی حاصل کرنیوالون اور اپنے نیک بندون مین سے کر اور مجھے صابر اور شکرگزار بنا اور مجھ ایسا کر کہ تجھے بہت یاد کیا کرون تیری تسبیح صبح وشام کیا کرون) سو جو کوئی ان دعاؤن کو وضو مین پڑھے گا اسکے سارے گناہ اعضا کے رستون سے نکل جائینگے اور اُسکے وضو پر ایک مُہر لگادی جائیگی اور عرش کے نیچے لیجائینگے وہ ہمیشہ خدا کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتا رہیگا اور اُس وضو کا ثواب قیام تا قیامت اسکے لئے لکھا جائیگا۔

وضو میں سات چیزون کا خیال رکھ (۱) اپنے ہاتھ نہ جھاڑ کہ پانی کے چھینٹے پڑین (۲) اپنے منہ اور سر پر پانی کو طپانچہ کی طرح نہ مار (۳) اثنا وضو مین بات نہ کر (۴) تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھو (۵) صرف وسوسہ کے سبب بلا حاجت پانی زیادہ نہ بہا۔ وسوسہ کرنیوالون کیلئے ایک شیطان ہے جس کا نام وَلہان وہ اُن کیساتھ کھیلتا ہے (۶) دھوپ کے گرم ہوئے پانی سے وضو نہ کر (۷) تانبے کے برتنون سے وضو نہ کر یہ سات مکروہات بغیر قلعی کے ۱۲ وضو کے ہیں ؂

حدیث شریف مین آیا ہے جو کوئی وضو مین خدا کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی اُسکے تمام بدن کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی یاد نہین کرتا تو اُسکے بدن مین سے وہی موضع پاک ہوتا ہے جسے پانی پہنچا ہے

Marfat.com

غسل کے آداب

(اے عزیز) جب تجھے احتلام یا جماع کے سبب جنابت ہو جائے تو برتن غسلخانہ مین اٹھا کر لیجا اول اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھو پھر اپنے بدن پر سے ناپاکی دور کر کے وضو کر جیسا کہ نماز کے وضو مین مع تمام دعاؤن کے بیان ہو چکا ہے اور اپنے پاؤن بعد مین دھو کہ پانی ضائع نہ ہو سو جب تو وضو سے فراغ پائے تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال اور جنابت دور کرنے کی نیت کر پھر داہنی جانب پر تین مرتبہ اور بائین جانب تین مرتبہ اور اپنے بدن کو آگے پیچھے سے مل اور اپنے سر اور ڈاڑھی کے بالون کا خلال کر معاطف بدن اور بالون کے اگنے کی جگہ تک پانی پہنچا خواہ وہ چھدرے ہون یا گھنے - اور اس سے بچتا رہ کہ وضو کے بعد اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے اور جو اسے ہاتھ لگ جائے تو دوبارہ وضو کرے امام شافعی رح کے مذہب مین ہے اور ہمارے امام صاحب کے مذہب مین دوبارہ وضو کی ضرورت نہین اور نہ نیت کی ضرورت ہے نہین کلی کرنا - ناک مین پانی دینا اور سارے بدن پر پانی بہانا اور فرض ان سب مین سے نیت ہے اور دور کرنا ناپاکی کا اور غسل مین بدن کا احاطہ کرنا اور وضو مین یہ فرض ہین - منہ اور ہاتھون کو کہنیون سمیت دھونا اور بعض حصہ سر کا مسح اور ٹخنون تک پاؤن دھونا ایک ایک مرتبہ مع نیت اور ترتیب کے اور ماسوا ان مذکورات کے سنن موکدہ ہین انکی فضیلت اور ثواب بے نہایت ہے اور ان مین سستی کرنیوالا نقصان مین بلکہ اسکے اصل فرض مین خطرہ ہے کیونکہ نوافل فرائض کی کمی کو پورا کرنیوالے ہین -

تیمم کے آداب مین

اے مصلی اگر تو پانی کے استعمال کرنے سے جستجو کے بعد اسکے گم ہو جانے کی وجہ سے عاجز ہو یا

Marfat.com

بیماری کا عذر ہو یا پانی تک پہنچنے سے کوئی مانع ہو یعنی درندہ ہو یا پانی کسی حاجت کے لئے
قید ہو چکی تجھے ضرورت ہو یعنی اپنی پیاس یا اپنے کسی رفیق کی پیاس کیلئے روک رکھا ہو
یا کسی کی ملک میں ہو اور نہ بیچتا ہو۔ مگر ثمن مثل سے زیادہ دام لیتا ہو یا تیرے بدن پر
کوئی زخم ہو یا بیماری کہ جس کے سبب تجھے اپنی جان کا ڈر ہو تو تجھے فرضوں کی قوت
تک صبر کرنا چاہئے پھر پاک مٹی کا قصد کر کہ جس پر خالص پاک نرم مٹی ہو اور اپنے دونو
ہاتھ مار اور انگلیاں ملائے رکھ اور جائز ہونے فرض نماز کی نیت کر اور ان دونوں
سے اپنے منہ کا ایک مرتبہ مسح کر اور بالوں کے اگنے کی جگہ تک غبار پہنچانیکا تکلف کر
انگوٹھی اتار لے اور دوسری ضرب کھلی انگلیوں سے لگا اور ان دونوں سے کہنیوں
سمیت اپنی ہاتھوں کا مسح کر اور انگلیوں کے درمیان کا خلال کے ذریعہ سے مسح کر۔
اس تیمم سے ایک وقت کے فرض نفل جو چاہے پڑھ اور جو دوسری دفعہ پڑھنے کا ارادہ
کرے تو اسکے لیے ایک اور تیمم کر۔ امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے

مسجد میں جانیکے آداب

(اے عزیز) جب تو وضو سے فراغ پائے تو اپنے گھر میں دو رکعتیں صبح کی پڑھ اگر
صبح صادق ہو گئی ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے پھر
مسجد کیطرف متوجہ ہو اور جماعت کے ساتھ نماز کو نہ چھوڑ خاص کر صبح کی نماز کو۔ جماعت
کی نماز کا ثواب تنہا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہے اگر ایسے نفع سے سستی کریگا تو تجھے
تحصیل علم سے کیا فائدہ ہوگا کس لیے کہ علم کا ثمرہ تو یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور جب
تو مسجد کیطرف چلے تو وقار اور سکینت کیساتھ چل اور جلدی نہ کر اور رستے میں یہ دعا پڑھ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ الرَّاغِبِیْنَ اِلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا اِلَیْكَ (یعنی بارخدایا بطفیل تجھ سے مانگنے والون اور بطفیل تیری طرف رغبت کرنے والون اور بطفیل اپنے اس چلنے کے جو تیری طرف ہی سوال کرتا ہون کہ مین اترانے تکبر اور ریا و سمعۃ کی غرض سی نہین آیا بلکہ اسلئے آیا ہون کہ تیرے غضب سی بچون اور تیری رضامندی طلب کرون۔ مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ دوزخ کی آگ سی مجھے بچا اور میرے گناہ بخش کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہین بخشتا +

مسجد مین داخل ہونیکے آداب

جب مسجد مین داخل ہو تو پہلے دایان پاؤن رکھ اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (یعنی بارخدایا رحمت بھیج محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد پر اور سلام بارخدایا میرے گناہ معاف کردے اور اپنی رحمت کے دروازے کھولدے) اور جو کسی کو مسجد مین خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھے تو یہ کہہ کہ خدا تجھے اس تجارت مین نفع نہ دے اور جو کسی کو گم شدہ شے تلاش کرتا دیکھے تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ گمشدہ چیز تجھے نہ دلائے رسول اللہ صلعم نے یہی حکم دیا ہی اور جب تو مسجد مین داخل ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ اور اگر تیرا وضو نہ ہو یا باوجود ہونے کے پھر نہ پڑھے تو تجھے تین مرتبہ وَالْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا پڑھنا کافی ہی۔ بعض کہتے ہین کہ چار مرتبہ پڑھے بعض کہتے ہین کہ بے وضو کے لئے تین مرتبہ اور باوضو کیلئے ایک مرتبہ اور جو تو نے دو رکعت نماز فجر نہین پڑھی تھین تو اسکا ادا کرنا تحیۃ المسجد کیلئے کفایت کریگا اور جب تو دو رکعت نماز پڑھ چکے تو اعتکاف کی نیت

کرے اور یہ دعا پڑھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت کے بعد پڑھا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ وَتَلُمُّ بِهَا
شَعْثِيْ وَتَرُدُّ بِهَا الْفِتَنَ وَتُصْلِحُ بِهَا دِيْنِيْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ
بِهَا عَمَلِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَقْضِيْ لِيْ بِهَا حَاجَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ
بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا خَالِصًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَاَسْئَلُكَ يَقِيْنًا
صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ عَلَيَّ وَالرِّضَا بِمَا قَسَمْتَهٗ لِيْ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّاَسْئَلُكَ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ
كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَالْفَوْزَ عِنْدَ
اللِّقَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ
الْاَنْبِيَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ ضَعُفَ رَاْيِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ
اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ
اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ اَللّٰهُمَّ
وَمَا ضَعُفَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَاُمْنِيَّتِيْ مِنْ خَيْرٍ
وَّعَدْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ
اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْئَلُكَ اِيَّاهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ
غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ حَرْبًا لِّاَعْدَائِكَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ
النَّاسَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ
وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ

Marfat.com

الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ
الشُّهُودِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ وَالْمُوفِينَ لَكَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَأَنْتَ تَفْعَلُ
مَا تُرِيدُ سُبْحَانَ مَنِ اتَّصَفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ
سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي
الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا
فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا
فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي
اَللّٰهُمَّ زِدْنِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا أَعْظِمْ نُورِي وَاجْعَلْ لِي نُورًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

یعنی بار خدایا مین تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہون جس سے تو میرے دل کو ہدایت
دے اور میری پراگندگی کو اکٹھا کرے اور درست کرے تو میری پریشانی کو دور کرے اور
لوٹا دے اُسکے سبب فتنے اور درست کر اُسکے سبب میرے دین کو اور محفوظ رکھہ اُس کے
سبب میرے غائبین کو اور بلند درجہ کر میرے حاضرین کو اور پاک کر میرے عمل کو اور سفید کر
اُس سے میرے مُنہ کو اور الہام کر مجھے رشد اور اسکی طفیل سے میری حاجت پوری کر دے
اور بچا مجھے ہر ایک بدی سے - بار خدایا مین مانگتا ہون تجھ سے ایمان خالص جو ملجاوے میرے
میرے دل مین اور سوال کرتا ہون تجھ سے یقین صادق کا یہان تک کہ جان لون کہ نہ
پہونچیگا مجھہ مگر جو تو لکھ چکا ہے میرے لئے اور نیز جو تو قسمت مین لکھ چکا ہے اُس پر رضامند
رہنے کا سوال کرتا ہون - بار خدایا مین تجھ سے سوال کرتا ہون ایمان صادق اور یقین کا
کہ جس کے بعد کفر نہ ہو اور سوال کرتا ہون رحمت کا جس سے دنیا اور آخرت مین شرف کرامت

Marfat.com

حاصل کرون۔ بار خدایا مین سوال کرتا ہون صبر کا قضا کے وقت اور کامیابی کا تیری
ملاقات کے وقت اور شہدا کے منازل کا اور نیکون کے عیش کا اور دشمنون پر مدد
کا اور انبیا کی ہمراہی کا بار خدایا مین اپنی حاجت تیرے پاس لاتا ہون اگرچہ میری رائے
کمزور اور عمل کوتاہ ہے اور مین محتاج ہون تیری رحمت کا اے کامون کے پورا کرنیوالے
دلون کے شفا دینے والے مین تجھ سے سوال کرتا ہون جیسا کہ تو پناہ دیتا ہی دریاؤن کے
درمیان یہ کہ پناہ دیوے تو مجھے عذاب دوزخ سے اور قبر کے فتنے اور دعا ہلاک کرنیوالی
سے بار خدایا جس سے کہ میری رائے ضعیف اور عمل کوتاہ ہے اور نہین پہونچی اُسی میری
نیت اور امید یعنی بھلائی جسکا کہ تو نے اپنی بندون مین سے کسی سے وعدہ کیا ہو یا وہ
بھلائی کہ تو اپنی مخلوق مین سے کسی کو دینے والا ہے بیشک مین اُسکے لئے تیری طرف
رغبت کرتا ہون اور اُسکا تجھہ سے سوال کرتا ہون ای تمام جہان کے پرورش کرنیوالے
بار خدایا بنا مجھے ہدایت کرنیوالا اور ہدایت یافتہ نہ گمراہ ہونیوالا اور گمراہ کرنیوالا۔ لڑنیوالا تیرے
دشمنون سے اور دوستی رکھنے والا تیرے دوستون سے۔ تیری محبت کے سبب ہم لوگون سے
محبت کرتے ہین اور تیری عداوت کے سبب مخلوق مین سے جو تیرا مخالف ہو ہم مخالفت
کرتے ہین بار خدایا یہ دعا ہے اور تو اسے قبول فرما یہ کوشش ہے اور تجھہ پر بھروسہ۔ ہم خدا کے
ہین اور قبرون سے اُٹھ کر تیرے پاس جائینگے۔ نہین گناہ سے بچ سکنے اور قوت نیکی
کی مگر طفیل خدا بلند اور بزرگ کے بار خدایا ای مضبوط رسی اور امر رشید ہے۔ مین سوال کرتا ہون
تجھ سے وعید کے دن امن کا اور جنت کا خلود کے دن مقربین بندون کے ساتھ جو حاضر
ہونیوالے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے اور تیرے وعدون کے پورا کرنیوالے ہین بیشک
تو مہربان اور دوست رکھنے والا ہی اور تو کرتا ہی جو چاہتا ہے وہ ذات پاک ہی جو عزت کیساتھ

Marfat.com

متصف ہی اور فرمایا ہے اس نے پاک ہی وہ جسنے بزرگی کا لباس پہنا اور اس سے بنگیا۔
وہ ذات پاک ہی کہ نہین لائق تسبیح مگر اُسی کے لئے پاک ہے فضل اور نعمتون والا۔ پاک ہے صاحب قدرت اور کرم والا۔ پاک ہی وہ جس نے اپنے علم کے ساتھ ہر ایک شے کا احاطہ کرلیا ہے۔ بار خدایا پیدا کر نور میرے دل مین اور نور میری قبر مین اور نور میرے کانون مین اور نور میری آنکھون مین اور نور میرے بالون مین اور نور میری جلد مین اور نور میری گوشت مین اور نور میرے خون مین اور نور میری ہڈیون مین اور نور میرے آگے اور نور میرے پیچھے اور نور میرے داہنے اور نور میرے بائین اور نور میرے اوپر اور نور میرے نیچے بار خدایا زیادہ کر میرے لئے نور اور عطا کر مجھے بہت بڑا نور اور دے مجھی نور اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالے انتہی۔ اور جب تو دعا سے فراغت پائے تو فرائض کے ادا کرنے یا ذکر یا تسبیح یا قرآن پڑھنے مین مشغول ہو۔ اس اثنا مین اگر تو اذان سنے تو اپنے ورد کو قطع کر کے مؤذن کے جواب مین مشغول ہو مؤذن جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو بھی اسی طرح کہہ علی ہذا القیاس ہر ایک کلمہ مین مگر جب حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہے تو یہ کہو گا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور جب وہ الصلوۃ خیر من النوم کہے یعنی نیند سی نماز بہتر ہے تو یہ جواب دے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ یعنی تو سچا ہے اور نیک بات کہی تو نے اور مین بھی اسکی گواہی دیتا ہون۔
اور جب تکبیر سُنے تو اسی کیطرح تو بھی کہہ مگر جب وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو تجھے یہ کہنا چاہئے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنی اللہ تعالی قائم اور دائم رکھے جبتک کہ آسمان اور زمین ہین اور جب تو مؤذن کے جواب سی فراغت پائے تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِنْدَ حُضُوْرِ صَلَاتِکَ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِکَ وَاِدْبَارِ لَیْلِکَ وَاِقْبَالِ نَھَارِکَ

Marfat.com

اَنْ تُؤْتِیَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (یعنی بارخدایا میں سوال کرتا ہون حضور نماز کے
وقت اور بلانے والون کی آوازون اور رات کے پشت پھیرنے اور دن آنیکے وقت
یہ کہ دیوے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ اور اُٹھا آپ کو مقام محمود
مین جس کا تو نے آپ سے وعدہ کیا ہے اے سب مہربانون سے زیادہ مہربان)۔
اور جب تو نماز مین ہو اگر اس وقت اذان کی آواز سنے تو نماز کو پورا کر کے سلام کے
بعد جواب کا تدارک اُس طریق سے کر۔ سو جب امام فرضون کی تکبیر تحریمہ کہے
تو اسکے ساتھ اقتدا کے سوا اور کسی کام مین مشغول نہ ہو اور فرض اُس طرح پڑھ
جس طرح کہ ہم کیفیت نماز اور اُسکے آداب مین تجھے بتا چکے ہین اور جب فراغ پائے
تو یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
مِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعَمِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ
الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ
(یعنی بارخدایا رحمت اور سلام بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی آل پہ بارخدایا تو سلام ہے
اور تجھی سے سلام ہے اور سلام تیری طرف عود کرتا ہے۔ بارخدایا ہمین سلامتی کے ساتھ
زندہ رکھ اور داخل کر ہمین اپنے گھر دار السلام مین تو بابرکت ہے اے صاحب جلال اور اکرام
کے۔ میرا پروردگار بلند درجہ والا پاک ہے نہین کوئی معبود سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے

کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کیلئے ملک اور حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے نہین مریگا اسی کے ہاتھ مین بھلائی ہے اور وہ ہر ایک شے پر قادر ہے نہین معبود مگر خدا جو نعمتون اور بزرگی اور اچھی تعریف والا ہی نہین معبود مگر خدا اور ہم نہین عبادت کرتے مگر اُسی کی اس حال مین کہ خالص کرنیوالے ہین اسکے لئے دین اگرچہ کافر لوگ اسکو بُرا جانین) اسکے بعد کلمات جامعہ دعا مین پڑھے اور وہ یہ ہین جو رسول اللہ صلعم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا یُقَرِّبُ مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَنِیَّۃٍ وَعِتِقَادٍ وَاَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ وَمَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا (یعنی بارخدایا مین تجھ سے سوال کرتا ہون سب طرح کی بھلائی کا جو موجود اور آیندہ ہو اسمین سے جو مین جانتا ہون اور جو نہین جانتا اور پناہ مانگتا ہون تجھ سے ہر ایک طرح کی برائی سے یعنی جو موجود اور آیندہ ہو۔ اسمین سے جو مین جانتا ہون اور جو نہین جانتا۔ اور سوال کرتا ہون تجھ سے جنت کا اور جو اُسکے پاس پہنچاوے یعنی قول۔ عمل۔ نیت۔ اعتقاد۔ اور پناہ مانگتا ہون آتش دوزخ اور جو اُسکے پاس پہنچانیوالی ہے یعنی قول عمل۔ نیت اعتقاد اور تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہون جس کا کہ تیرے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور اس بدی سے پناہ مانگتا ہون جس سے کہ تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی بارخدایا جو بات تو نے میرے حق مین بطور فیصلہ کے

86322

Marfat.com

مقرر کر دی ہے اس کا انجام بہتر کر) پھر وہ دعا مانگ جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی تھی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَسْتَجِیْرُ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ بِمَا اَصْلَحْتَ بِہِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی اے زندہ اے قائم اے صاحب جلال اور اکرام نہیں معبود مگر تو تیری رحمت کے ساتھ فریاد چاہتا ہون اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہون مجھے لحظہ بھر اپنے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے تمام حال درست کر دے جس سے کہ نیکون کے حال درست کئے ہین) پھر وہ دعا مانگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِیَدِکَ لَا بِیَدِ غَیْرِکَ وَاَصْبَحْتُ مُرْتَھَنًا بِعَمَلِیْ فَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرُ مِنِّیْ اِلَیْکَ وَلَا غَنِیَّ اَغْنٰی مِنْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُؤْ بِیْ صَدِیْقِیْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ بِذَنْبِیْ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ (یعنی بار خدایا بیشک مینے صبح کی اس حال مین کہ نہین طاقت رکھتا ہون دفع کرنے مکروہ پر اور نہین مالک ہون اپنی امید کے نفع کا اور ہر ایک بات تیرے قبضے مین ہے نہ اور کسی کے ہاتھ مین مینے صبح کی درانحالیکہ مقید ہون اپنے عمل مین پس مجھ سے زیادہ کوئی فقیر اور تجھ سے زیادہ کوئی غنی نہین بار خدایا مجھ سے میرے دشمنون کو خوش نہ کر اور نہ بدظن کر مجھ سے میرے دوست کو اور میری مصیبت میرے دین مین مت کر اور دنیا کو بہت بڑا مقصد میرا مت بنا اور نہ مبلغ علم کو اور گناہ کے سبب مجھ پر ایسا شخص مسلط کر جو مجھ پر رحم نہ کرے) پھر مشہور دعاؤن کیساتھ دعا مانگ جو تجھ پر ظاہر ہون اور وہ یاد کرے اُن مین سے جو کچھ

Marfat.com

کتاب احیاء علوم الدین کے کتاب الدعوات مین بیان کی ہین ۔
نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک تیرا وقت چار وظیفون پر منقسم ہونا چاہیے ایک وظیفہ دعاؤن مین اور دوسرا وظیفہ اذکار اور تسبیحات مین تیسرا وظیفہ تلاوت قرآن مین چوتھا وظیفہ تفکر مین سو تفکر کر اپنے گناہون اور خطاؤن مین اور نیز اپنے مولے کی عبادت مین کوتاہی کرنے اور اسکے عذاب دردناک اور غصہ عظیم کے درپے ہونے مین اور مرتب کر اپنے اوقات کو اپنی تدبیر سے اپنے تمام دن کے اوراد کیلئے تاکہ تدارک کرے تو تقصیرات کا جنہین کہ تو حد سے بڑھ گیا ہے ۔ تمام دن خدا کے دردناک غصہ کے درپے ہونے سے بچ ۔ اور تمام مسلمانون کیساتھ بھلائی کرنیکی نیت کرے اور یہ قصد کرلے کہ تمام دن مشغول رہونگا مگر اللہ تعالی کی عبادت مین اور اپنے دل مین تفصیل کرلے اُن دعاؤن کی جن پر قدرت رکھتا ہے اور انہین سے افضل کو پسند کرلے اور فکر کر اسکے اسباب مہیا کرنے کی تاکہ اسکے ساتھ مشغول ہو اور مت چھوڑ فکر کرنا قرب اجل اور موت کے آنیکا جو قطع کرنیوالی ہے امید کی اور نکلنا امر کا اختیار سے اور حاصل ہونا حسرت اور ندامت اور درازی فریب کا ۔ تیسری تسبیحات اور اذکارات کے دس کلمے ہونے چاہئین ۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی نہین کوئی معبود سوائے خدا کے وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہین اسی کیلئے حمد اور ثنا ہے مارتا اور زندہ کرتا ہے وہ زندہ ہے نہین مریگا بھلائی اسی کے ہاتھ مین ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ یعنی نہین ہے معبود مگر خدا جو حق اور مبین ہے ۔

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

Marfat.com

یعنی نہیں کوئی معبود بحق مگر خدا جو اکیلا اور قہار ہے مالک آسمان اور زمین کا اور جو کچھ کہ اُن کے درمیان ہے اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (یعنی خدا پاک اور سب تعریف خدا کیلئے ہی نہیں معبود بحق مگر خدا اور خدا بہت بڑا ہے نہ گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ قوت نیکی کی مگر اللہ کی مدد سے جو بلند اور بزرگ ہے۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (یعنی اللہ تعالیٰ سبوح۔ قدوس ہے جو فرشتوں اور روح کا مالک ہے)

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (یعنی خدا پاک ہے اور اسی کی حمد میں مشغول ہوں اور خدا بزرگ پاک ذات ہے)

(۷) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ (یعنی میں خدائے بزرگ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ کہ نہیں معبود سوا اسکے اور وہ زندہ اور قائم ہے اور سوال کرتا ہوں اُس سے توبہ اور مغفرت کا۔)

(۸) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (یعنی بار خدایا تیرے دین کو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر تو روکے تو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے حکم کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور تیرے سامنے صاحب ثروت کو ثروت یا صاحب حسب و نسب کو حسب نسب کچھ فائدہ نہ دیگا۔)

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ (یعنی بار خدایا رحمت نازل کر محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد پر اور سلام)۔

Marfat.com

(۱۰) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۗءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (یعنی شروع اُس خدا کے نام سے کہ نہین ضرر پہنچاتی اُس کے نام کیساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان مین اور وہ سُننے والا اور جاننے والا ہے (اے عزیز) ان کلمات کو مکرر سہ کرر پڑھ یا سو مرتبہ یا ستر مرتبہ یا دس مرتبہ یہ اقل درجہ ہے تاکہ مجموع سو ہو جائین اور ملازمت کر ان کلمات کی اور نہ بات کر آفتاب نکلنے سے پہلے۔ حدیث مین آیا ہے کہ یہ کلمے حضرت اسماعیل کی اولاد مین سے آٹھ غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہین یعنی اِن کلمات کو سورج نکلنے تک پڑھے اور کسی سے بات چیت نہ کرے۔

طلوع آفتاب سے زوال تک کے آداب

جب آفتاب بقدر ایک نیزہ اونچا ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ یہ دوگانہ نماز کا مکروہ وقت جاتے رہنے کے بعد پڑھا جاتا ہے کیونکہ نماز بعد فرض صبح سے آفتاب اونچا ہونے تک مکروہ ہے اور جب چاشت کا وقت ہو جائے اور قریب چوتھائی کے گذر جائے تو نماز ضحی چار یا چھ یا آٹھ رکعتین دو دو رکعت کر کے پڑھ بیشک یہ سب اخدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین اور نماز تو سب کی سب بہتر ہے جو چاہے تھوڑی پڑھے اور جو چاہے زیادہ طلوع آفتاب اور زوال کے بیچ مین سوا اسکے اور کوئی نماز سنت نہیں۔ اب جو تیرا وقت بچا اسکی چار حالتین ہین

پہلی حالت افضل یہ ہے کہ علم کی طلب مین صرف کرے وہ علم جو کہ مفید ہے نہ کہ اُس فضول مین جسمین لوگ سرنگون ہین اور اسکا نام علم رکھا ہے۔ علم نافع وہی ہے جس سے اللہ تعالی کا خوف زیادہ ہو اور اپنے نفس کے عیبون مین بصیرت زیادہ ہو اور تجھے تیرے پروردگار کی عبادت مین معرفت کو بڑھائے دنیا کی رغبت کو گھٹائے آخرت کی رغبت کو بڑھائے

تجھے تیرے اعمال کی آفتین سمجھائے تاکہ تو اُن سے پرہیز کرے اور شیطانی مکرون اور اسکے غرور پر تجھے مطلع کردے اور ان برے عالمون پر اسکے دھوکے دینے سے جو کیفیت گذری اُسے جتادے کہ انہین اُس نے خدا کے غضب وغصہ مین پیش کر دیا کہ انہون نے دُنیا کو دین کے بدلے خریدا اور اسے بادشاہون سے مال حاصل کرنے اور وقف مال اور یتیمون اور مسکینون کے مال کھانے کا ذریعہ و وسیلہ بنالیا جو تمام دن اپنی ہمت کو طلب جاہ اور لوگون کے دلون مین قدر ومنزلت بٹھانے کی فکر مین صرف کرتے ہین اور اسی نے انھین ریاکاری اور مناقشہ اور فخر کی طرف کھینچ رکھا ہے اور ہم نے علم نافع اپنی کتاب احیاء العلوم مین جمع کردیا ہے اگر تو اُسکا اہل ہے تو اُسے حاصل کر اور اس پر عمل کر پھر لوگون کو سکھا اور انہین اسکی طرف بُلا جس نے اُسے سیکھا اور اسپر عمل کیا اور پھر لوگون کو اسکی طرف بلایا تو بشہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے ملکوت آسمان وزمین مین بڑا کرکے پکارا جائیگا سو جب تو اُس سے فراغ پائے اور اپنے نفس کی ظاہری و باطنی اصلاح سے فارغ ہو اور قدرے وقت بچ رہے تو کچھ ڈر نہین کہ علم وفقہ مین مشغول ہو کہ اس سے تجھے عبادت کی فروعات نادرہ معلوم ہونگی اور مخلوق کی خصومات کے درمیان جبکہ وہ شہوات پر سرنگون ہونگے میانہ روی کا طریقہ تجھے معلوم ہوجائیگا سو یہ سب تمام فرائض کفایات سے فراغ پانے کے بعد کے ہین اگر تیرا نفس تجھے اِن وظائف و اوراد کے چھوڑنے کی طرف بلائے جو ہمنے بیان کئے ہین تو جان لے کہ شیطان مردود نے تیرے دل مین پوشیدہ جاہ و مال کی محبت ڈال دی ہے تجھے اسکے دھوکے سے بچنا چاہئے ورنہ تو شیطان کا مضحکہ بنیگا اور وہ تجھے ہلاک کر دیگا اور تجھ سے مسخر کریگا اور جو تو اپنے نفس کو کچھ مدت تک وظائف جلوات مین لگائے اور کاہلی سے انہین نہ جانے لیکن علم نافع کی تحصیل مین تیری رغبت

Marfat.com

بظاہر ہو اور تیرا ارادہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دار آخرت ہو تو یہ نفلی عبادت سے بہتر ہے جبکہ نیت درست ہو تجھے اپنی نیت درست کرنی چاہئے اور جو تیری نیت درست نہ ہو تو جان لے کہ یہ جہال کے غرور کا معدن اور مردون کے قدم پھسلنے کی جگہ ہے (دوسری حالت) یہ ہے کہ تجھے علم نافع کی تحصیل کی قدرت نہ ہو لیکن وظائف عبادات یعنی ذکر اور قرآن اور تسبیحات اور ورد مین مشغول ہو تو یہ عابدون اور صالحین کا درجہ ہے اور اس سے بھی تو کامیاب ہو جائیگا (تیسری حالت) یہ ہے کہ مسلمانون کے ساتھ بھلائی کرنے مین مشغول ہو اور اس سے مومنین کے دلون کو سرور ہو یا اسکے سبب نیکون کے نیک اعمال آسان ہون جیسے فقہا اور صوفیہ اور اہل دین کی خدمت اور ان کے اشغال میں تردد اور کوشش کرنی فقرا مساکین کو کھانا کھلانا اور مریضون کی عیادت کیلئے آنا جانا اور جنائز کی شہرت کرنی یہ سب کام نفلی عبادت سے افضل ہین اور یہ بیشک عبادت ہی اور آمین مسلمانون کے ساتھ نرمی کرنی ہے۔

چوتھی حالت یہ ہے کہ تجھے اِن مذکورات کی قوت نہ ہو تو اپنے کامون مین مشغول ہو اپنے اور اہل و عیال کیلئے کسب کر اور سلامت رہین تجھ سے مسلمان اور امن مین رہین تیری زبان اور ہاتھ سے اس وجہ سے کہ تو گناہ مین مرتکب نہین لہذا تیرا دین صحیح و سالم رہیگا۔ اور اسی سبب سے تو اصحاب یمین کے درجہ کو پہونچ جائیگا اگرچہ مقام سابقین کی طرف ترقی نہین کرسکتا۔ یہ ادنیٰ درجہ تیرے مقام دین کا ہے اسکے بعد چراگاہ شیاطین ہے اور وہ یہ ہے کہ معاذ اللہ تو اپنے دین کو نیست و نابود کرنے یا خدا کے بندون مین سے کسی کے ستانے مین مشغول ہو کہ یہ مرتبہ ہلاک ہونیوالون کا ہے۔ تجھے ایسے طبقے سے بچنا چاہئے +

Marfat.com

جاننا چاہیئے کہ بندہ اپنے دین کے اعتبار سے تین درجہ پر ہے

ایک سالم کہ ادائے فرائض اور ترک معاصی پر اکتفا کرنے والا ہو۔ دوسرا نفع حاصل کرنیوالا کہ قربات اور نوافل کے ساتھ تطوع کرے۔ تیسرا نقصان اٹھانیوالا کہ ضروریات سے کوتاہی کرنیوالا ہو سو اگر تجھے یہ قدرت نہ ہو کہ نفع پہونچانے والا ہو تو کوشش کر کہ سالم بنے اور خسارہ ہونے سے اپنے آپ کو بچا۔

ہر ایک بندہ دوسرے بندوں کے حق میں تین درجہ پر ہے

ایک یہ کہ اُن کے حق مین بمنزلہ نیکوکار فرشتون کے ہو وہ یہ کہ بطور مہربانی اُن کی اغراض مین کوشش کرے اُن کے دلون کو خوشی پہنچائے۔ دوسرے یہ کہ اُن کے حق مین بمنزلہ چارپائیون اور جمادات کے ہو کہ اس سے انہین بھلائی نہ پہونچے لیکن اپنی بدی کو اُن سے روکے۔ تیسرے یہ کہ اُن کے حق مین بمنزلہ بچھوؤن اور سانپون اور شکاری درندون کے ہو کہ ان سے بھلائی کی امید نہین اور بچا جانا ہی اُن کی بدی سے سو اگر تجھے یہ قدرت نہ ہو کہ فرشتون کے مرتبہ کے قریب ہو تو اس سے بچ کہ چارپائیون اور جمادات کے درجے سے اُتر کر بچھوؤن اور سانپون اور شکاری درندون کے مرتبہ پر پہونچ جائے اور جو تو اپنے نفس کیلئے اعلیٰ علیین سے اُترنے کو پسند کرتا ہے تو اسکے لیے یہ تو پسند نہ کر کہ اسفل السافلین کے گڑھے مین گر پڑے شاید تو برابر سرابر ہو کر نجات پا جائے سو تجھے دن کو یہ لازم ہے کہ معاد اور معاش کے فائدہ کے سوا اور کسی کام مین مشغول نہ ہو یا جس سے کہ تو اپنی معاد یا معاش مین مدد لینے سے بے پرواہ ہو

Marfat.com

اور تجھ لوگوں میں خلط ملط ہونے کے سبب اپنے دین کا حق ادا کرنے سے عاجز ہو اور کسی طرح سلامت نہ رہ سکے تو تیرے لئے گوشہ نشینی بہتر ہے اسے اختیار کر کہ اس مین تیری نجات اور سلامتی ہے پس اگر گوشہ نشینی وسواس تجھے اُن باتون کیطرف کھینچیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور وظائف عبادات سے اُن کے اکھڑنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو تجھے سو رہنا چاہئے یہ ہمارے تمہارے حال کے بہت مناسب ہے جب ہم غنیمت سے عاجز ہو جاتے ہین تو شکست مین سلامتی کے ساتھ خوش ہوتے ہین اپنی حیات کو معطل کر کے دین کو سلامت رکھنا نہایت ارزل حالت ہے کیونکہ نیند موت کی بہن ہے اور وہ زندگی کو بیکار کرنا اور اپنے آپ کو جمادات کے ساتھ لاحق کرنا ہے۔

باقی نمازون کیلئے تیار ہونیکے آداب

(اے عزیز) تجھے مناسب ہے کہ زوال سے پہلے ظہر کی نماز کیلئے تیاری کرے اول قیلولہ کر بشرطیکہ تجھے رات کے قیام یا نیک کام مین بیداری کی حاجت ہو کیونکہ اس سے رات کے قیام پر بہت مدد ملتی ہے جیسے کہ سحری کے کھانے سے دن کے روزہ پر مدد ملتی ہے اور قیلولہ بغیر شب کے قیام کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سحری کھائی اور روزہ نہ رکھا اور یہ کوشش کر کہ زوال سے پہلے بیدار ہو اور وضو کر کے مسجد مین حاضر ہو اور تحیۃ المسجد نماز پڑھ اور مؤذن کا انتظار کر اور آذان کے وقت جواب دیتا جا۔ پھر اٹھ کر زوال کے بعد چار رکعت نماز پڑھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بہت طویل کر کے پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہین مین دوست رکھتا ہون کہ اسمین میرے نیک اعمال آسمان کیطرف اٹھائے جائیں۔ یہ چار رکعت ظہر سے پہلے سنت موکدہ ہین۔ اور حدیث مین آیا ہے

Marfat.com

کہ جو شخص ان کو عمدہ طور پر رکوع اور سجود سے پڑھے تو اُسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے پڑھتے اور اُسکے حق مین رات تک دعائے استغفار کرتے ہین۔ پھر امام کے ساتھہ فرض ادا کر اور فرضون کے بعد دو رکعت نماز پڑھ یہ دونون سنت موکدہ مین سے ہین اور عصر تک علم سیکھنے یا مسلمانون کی اعانت یا قرآن مجید کی تلاوت یا معاش کی سعی مین جس کہ اپنے دین میں مدد ملے مشغول رہ ان کامون کے سوا اور کسی کام مین مشغول نہ ہو۔ پھر نماز عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھ کہ سنت موکدہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جس نے نماز عصر سے پہلے چار رکعت نماز ادا کی۔ سو تو اسمیں کوشش کر تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہرہ ور ہو جائے اور عصر کے بعد اُنہین کامون میں مشغول ہو جو پہلے بیان کر چکے ہین اور یہ کسی طرح بھی مناسب نہین کہ تیرے اوقات بیکار رہین تجھے ہر ایک وقت مین نیک کام جس سے اتفاق پڑے مشغول ہو بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ تو اپنے نفس کا حساب لے اور اپنے دن رات کے ورد وظائف کو مرتب کر ہر ایک وقت کیلئے ایک شغل معین کر کہ اُس سے متجاوز نہ ہو اور اُس وقت مین اور کوئی کام اختیار نہ کر اس کے سبب تیرے اوقات کی برکت ظاہر ہوگی اور جو تو اپنے کو چوپائیون کی طرح بیکار و مہمل چھوڑ دیگا اور تجھے یہ معلوم نہ ہوگا کہ ہر ایک وقت مین کس کام مین مشغول ہونا چاہیئے تو تیرے اکثر اوقات ضائع ہو جائینگے اور تیری عمر گذر جائیگی حالانکہ عمر ہی تیرا راس المال ہے اور اسی پر تیری سوداگری اور اسی کے سبب تجھے خدا کی ہمسائیگی مین ہمیشہ کی نعمتون کے گھر مین پہنچنا ہے۔

(اے عزیز) تیرا ہر ایک سانس ایک جوہر ہے جسکی کوئی قیمت نہین کیونکہ اس کا کوئی بدل نہین جب وہ گذر جاتا ہے تو واپس نہین آتا۔ سو تو اُن بیوقوفون متکبرون جیسا نہ بن جو

Marfat.com

باوجود کم ہوجانے انکی عمر کے ہر روز مال کی زیادتی سے خوش ہوتے ہین بھلا مال کے زیادہ ہونے اور عمر کے کم ہونے مین کونسی بھلائی ہے پس علم کی زیادتی یا نیک عمل سے خوش ہونا چاہئے کہ یہ دونون تیرے رفیق ہین جبکہ تو مال اولاد وستون کو چھوڑ جائیگا تو یہی دونون قبر مین تیرے ساتھ جائینگے۔ پھر جب آفتاب زرد ہوجائے تو غروب سے پہلے مسجد مین واپس جانیکی کوشش کر اور تسبیح اور استغفار مین مشغول ہو کیونکہ اسوقت کی بزرگی ایسی ہے جیسے طلوع آفتاب سے پہلی کی اللہ تعالی فرماتا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا یعنی اے پیغمبر آفتاب نکلنے سے پہلی اور غروب ہونیسے پہلی اپنے پروردگار کی حمد وثنا کیا کر اور غروب ہونے سے پہلے یہ سورتین پڑھا کر وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا۔ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور معوذتین اور غروب اس حالت مین کہ تو استغفار مین ہو جب اذان ہو تو اسکا جواب دے اور بعد مین یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِكَ اَنْ تُؤْتِيَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (یعنی بارخدایا مین ہر وقت آنے رات اور لوٹنے دن اور حاضر ہونے نماز اور دعا مانگنے والون کی آوازون کے تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ دے تو حضرت محمدؐ کو وسیلہ بزرگی شرف درجہ بلند اور اٹھا تو مقام محمود مین جسکا تونے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہین کرتا) اور دعا مثل گذشتہ دعا کے ہے۔

بعد جواب موذن اور تکبیر کے نماز فرض ادا کر اور بعد مین بات کرنے سے پہلے دو رکعت نماز

Marfat.com

پڑھے یہ دونون مغرب کی سنت موکدہ ہین اور اگر تو اِن کے بعد چار رکعت پڑھے تو وہ بھی سنت ہین اور جو تجھ سے ہو سکے کہ عشا تک اعتکاف کرے اور عشا مین کے درمیان نماز پڑھتا رہے تو اسکی فضیلت حدیث مین بیشمار وارد ہوئی ہے یہی رات کا جاگنا ہے کیونکہ یہ اول نشا رات سے ہے اور یہ نماز اوابین ہے۔ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی نسبت سوال کیا تَتَجَافیٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (یعنی انکے پہلو بسترون سے الگ رہتے ہین) فرمایا کہ وہ مغرب اور عشا کے درمیان کی نماز ہے وہ شروع دن اور آخر دن کی بیہودہ باتون کو نیست کر دیتی ہے اور جب عشا کا وقت ہو تو فرضون سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے اس وقت کے زندہ کرنیکے لئے جو کہ اذان اور تکبیر کے درمیان ہے اسکی بزرگی بہت آئی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا رد نہین ہوتی۔ پھر فرض پڑھے اور دو رکعت نماز سنت موکدہ اور ان دونون مین سورہ الٓم سجدہ۔ سورہ ملک۔ یاسین۔ دخان پڑھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین اور اسکے بعد چار رکعت ادا کرے حدیثین انکی بزرگی پر دلالت کرتی ہین ان کے بعد تین وتر پڑھے دو سلام سے یا ایک سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہین سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ قل یا ایہا الکافرون اخلاص معوذتین پڑھا کرتے تھے۔ سو اگر تیرا ارادہ رات کے اٹھنے کا ہو تو وتر پچھلی رات پڑھے تا کہ رات کی نماز مین سے سب سے پچھلی نماز وتر ہو اسکے بعد تذکرۂ علم یا کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو۔ لہو ولعب مین مشغول نہ ہو یہ خاتمہ ہو گا تیرے اعمال کا تیرے سونے سے پہلے کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ ہی پر ہے۔

Marfat.com

سونیکے آداب

عزیزا جب تو سونے کا ارادہ کرے تو اپنا بستر قبلہ کے رخ بچھا اور داہنے کروٹ پر سو جیسا کہ میت کو لحد میں لٹاتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ نیند موت کی مانند ہی اور سو کر اٹھنا ایسا جیسا کہ قیامت کو اٹھینگے شاید اللہ تعالی اسی رات تیری جان قبض کرے تجھے اسکی ملاقات کیلئے تیار رہنا چاہئے یعنی وضو کرکے اس طرح سو کہ وصیت لکھی لکھائی تیرے سرہانے دھری ہو اور گناہوں سے توبہ کرکے استغفار مانگ کر یہ قصد کرکے سو کہ پھر گناہوں کا ارادہ نہیں کرونگا اور تمام مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنیکا ارادہ کر بشرطیکہ اللہ تعالی تجھے نیند سے بیدار کرے اور یاد کر کہ عنقریب تجھے قبر میں اسی طرح تنہا لٹائینگے کہ تیرے عمل کے سوا کوئی ساتھی نہ ہوگا اور تجھے اپنے ہی کئے کا بدلہ ملیگا اور جو بستر کہ پامال کیا جاتا ہے اسکے تکلف سے نیند کو نہ بلا کیونکہ نیند سے زندگی کا بیکار کرنا ہے مگر جب کہ بیداری تجھ پر وبال ہو تو تجھے سونا اپنے دین کو سلامت رکھنا ہی۔ اب جاننا چاہئے کہ رات اور دن کے ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں۔ تجھے رات اور دن میں ۸ گھنٹے سے زیادہ نہ سونا چاہئے سو اگر تیری زندگی مثلاً ساٹھ برس کی ہو تو تجھے کافی ہی کہ اسمیں سے بیس برس ضائع کرے اور یہ تیری تہائی عمر ہے اور سونیکے وقت مسواک اور پانی تیار رکھ اور رات کے اٹھنے یا صبح سے پہلے اٹھنے کا قصد کر کہ آدھی رات کی دو رکعتیں نیکی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اے عزیز! محتاجی کے دن کیلئے بہت سے خزانہ تیار کرلے جب تو مریگا تو دنیا کے خزانے تیرے کچھ کام نہ آئینگے اور سونیکے وقت یہ دعا پڑھ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهُ فَاغْفِرْلِي ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَاَمُوتُ اَعُوذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ

Marfat.com

اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاہِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّاہَا لَکَ مَحْیَاہَا وَمَمَاتُہَا اِنْ اَمَتَّہَا فَاغْفِرْ لَہَا وَاِنْ اَحْیَیْتَہَا فَاحْفَظْہَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ اَللّٰہُمَّ اَیْقِظْنِیْ فِیْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَیْکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَیْکَ حَتّٰی تُقَرِّبَنِیْ اِلَیْکَ زُلْفٰی وَتُبَعِّدَنِیْ عَنْ سَخَطِکَ بُعْدًا اَسْئَلُکَ فَتُعْطِیَنِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ فَتَغْفِرَ لِیْ وَاَدْعُوْکَ فَتَسْتَجِیْبَ لِیْ یعنی بارخدایا تیرے نام سے مینے اپنا پہلو رکہا اور تیرے نام سے اسے اٹہاؤنگا تو میرے گناہ بخش دے بارخدایا بچائیو مجہے اپنی عذاب سی جس دن کہ اٹہا کہڑا کریگا تو اپنے بندون کو بارخدایا تیرے نام کے ساتہ زندہ ہوتا اور مرتا ہون۔ بارخدایا مین تیرے ساتہ پناہ لیتا ہون ہر ایک کی شرارت سی اور ہر ایک چارپائے کی شرارت سے کہ جسکی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے البتہ میرا پرورگار سیدہی راہ پر ہے بارخدایا تو سب سے پہلے ہے لہذا تجہ سے پہلے کوئی چیز نہین اور سب سی پیچہے تو ہی ہیگا پس تیرے بعد کوئی چیز نہ ہوگی اور تو ظاہر ہے اور تیرے اوپر کوئی چیز نہین اور تو باطن ہے تجہ سے ورے کوئی چیز نہین۔ بارخدایا تو نے پیدا کیا ہے میری جان کو اور تو ہی اُسے مارنیوالا ہے تیرے قبضہ مین اُسکی حیات اور موت ہی۔ اگر اُسے مارے تو اُسے بخش دے۔ اور اگر اُسے زندہ کرے تو اُسکی حفاظت کر جس سے کہ اپنے نیک بندونکی حفاظت کرتا ہی۔ بارخدایا مین تجہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہون بارخدایا جگا مجہے اُسوقت کہ تجہے زیادہ محبوب ہی اور لگا مجہے اُن عملون پر کہ تجہہ نہایت

Marfat.com

پسند ہین تاکہ تیری طرف قریب کرین اور تیرے غصہ سے دور کرین جو تجھ سے مانگون وہ عطا فرما اور تجھ سے مغفرت کا طالب ہون مجھے بخش دے اور تجھ سے دعا کرتا ہون میری دعا قبول فرما۔ اسکے بعد آیۃ الکرسی۔ آمن الرسول سورت کے آخر تک اخلاص۔ معوذتین۔ تبارک الذی پڑھ۔ اور تجھے اس حالت مین نیند آوے کہ خدا کی یاد مین مشغول اور طہارت پر ہو سو جس نے یہ کام کیا تو اسکی روح عرش کیطرف چڑھ جاتی ہے اور بیدار ہونے تک مصلی لکھا جاتا ہے۔ سو جب تو بیدار ہووے تو اسکی طرف رجوع کر جو پہلے جان چکا ہے اور اپنی بقیہ عمر اسی ترتیب سے ختم کر۔ اگر تجھ پر دوام مشکل ہو تو صبر کر جیسا کہ بیمار شفا کے انتظار مین کڑوی دوا پر صبر کیا کرتا ہے اور اپنی تہوڑی سی عمر مین تفکر کر اور اگر تو بالغرض سو برس زندہ رہے تو یہ بہ نسبت تیرے مقام کے جو دار آخرت مین ہوگا کم ہے اور وہ ابدالاباد ہے اور غور کر کہ تو دنیا کی طلب مین کس طرح مشقت و ذلت اُٹھاتا ہے مہینا یا سال بہر اس امید پر کہ تو اس سے مثلاً بیس برس آرام پاوے سو تو ہمیشہ کے آرام کیلئے تہوڑے دنون کی مشقت کیون نہین اُٹھاتا امیدین دراز نہ کر ورنہ عمل کرنا تجھ پر بہاری ہوجائیگا اور موت کو قریب فرض کر اور اپنے دل مین یہ سوچ کہ مین آج مشقت اُٹھاتا ہون اور شائد آج ہی رات مرجاؤن اور آج رات صبر کرون شاید کل مرجاؤن کیونکہ موت کسی خاص وقت اور خاص حالت اور خاص سال مین نہ آئیگی اسکا آنا دفعتاً آتا ہے اسکے لئے تیار رہنا دنیا کی تیاری کے بہ نسبت زیادہ بہتر ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ اسمین تہوڑی مدت کے سوا باقی نہ رہیگا (آخر کو فنا ہوگا) اور شاید تیری موت مین ایک دن یا ایک سانس ہی باقی رہا ہو۔ ہر روز اِسے اپنے دل مین فرض کر کے ایک ایک دن اپنی نفس کو خدا تعالی کی عبادت پر تکلیف دے سو اگر تو اپنی زندگی پچاس برس

Marfat.com

فرض کر لے اور لازم کر لے اپنے اوپر خدا کی بندگی پر صبر کرنا تو وہ نفس تجھ سے نفرت کریگا اور تجھ پر دشوار ہو جائیگا اور جو تونے یہ کام کیا تو موت کے وقت بے انتہا خوش ہوگا اور اگر تونے درنگ وسستی کی تو موت ایسے وقت آئیگی کہ تجھے گمان نہ ہوگا اور تو بے انتہا افسوس کریگا اور صبح کیوقت رات چلنے والے لوگوں کی تعریف کیجاتی ہے اور موت کے وقت تیرے پاس عقبیٰ کی خبر آجائیگی اور کچھ مدت بعد اسکی خبر تمہیں معلوم ہو جائیگی۔ اور جبکہ ہمنے تجھے اوراد کی ترتیب بتادی تو اب تجھے نماز۔ روزہ دونوں کے آداب اور جمعہ وجماعت وپیشوائی کے آداب کی کیفیت بتاتے ہیں۔

لہ یعنی خیال کیا کر شاید تیری مدت میں ایک دن یا ایک سانس باقی رہا ہو ۱۲

نماز کے آداب

(اے عزیز) جبکہ تو ناپاکی کی طہارت اور بدن۔ کپڑے۔ مکان۔ ستر عورۃ ناف سے گھٹنوں تک کی طہارت حدث سے فراغ پائے تو قبلہ کیطرف منہ کرکے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کشادہ رہیں ملنے نہ پائیں اور پھر سیدھا ہو کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ اس حال میں کہ اسکے سبب شیطان مردود سے پناہ لینے والا ہو پھر اپنے دل کو حاضر اور وساوس سے خالی کرکے نظر کر کہ تو کس کے سامنے کھڑا ہوتا اور کس سے مناجات کرتا ہے اور تجھے شرم کرنی چاہیئے کہ تو اپنے آقا سے غافل دل کے ساتھ مناجات کرے اور تیرا سینہ دنیا کے وسوسوں اور شہوت کی خباثتوں سے بھرا ہوا ہو تجھے خوب جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تیرے راز کا مخبر اور تیرے دل کا دیکھنے والا ہے اور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری نماز سے بقدر تیری خشوع خضوع۔ تواضع۔ تضرع کے قبول فرماتا ہے تجھے چاہیئے کہ نماز میں اس طرح اسکی عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور جو تو اسے نہیں دیکھتا تو یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور جو دل تیرا حاضر

Marfat.com

اور اعضا مطمئن نہ ہون تو یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت جلال مین تیرا قصور ہے اس وقت تو فرض کر
کہ کوئی نیک مرد بیٹا تیرے گھر والون مین سے تجھے دیکھ رہا ہے کہ تو کس طرح نماز پڑھتا ہے تو تیرا دل
حاضر اور اعضا مطمئن ہو جائینگے اسوقت اپنے نفس کیطرف رجوع کر اور کہہ کہ اے نفس بد کیا
تو اپنے خالق اور آقا سے شرم نہین کرتا۔ جبکہ اُسکے بندون مین سے ایک ذلیل بندے
کی اطلاع پر کہ جسکے ہاتھ مین تیرا نفع و نقصان نہین تیرے اعضا ڈر کر نماز کیلئے ٹھیک
ہو گئے اور یہ بتجھے معلوم ہے کہ خدا تعالےٰ تجھے ہر وقت دیکھتا ہے اور تو اسکی عظمت سے نہین ڈرتا
کیا وہ تیرے نزدیک اپنے بندے سے گھٹیا درجہ کا ہے۔ تو بڑا ہی سرکش اور جاہل اور اپنے
نفس کا بڑا ہی دشمن ہے اِس تدبیر سے اپنے نفس کا علاج کر شاید وہ تیرے ساتھ نماز مین حاضر
ہو جائے کیونکہ نماز تو وہی ہے جو دل کی حضوری کیساتھ ادا کی گئی ہو لیکن جو تو نے
غفلت اور سہو کے ساتھ ادا کی ہے وہ استغفار و کفارہ کی محتاج ہے جب تیرا دل
حاضر ہو تو تکبیر نہ چھوڑ اگرچہ تو اکیلا ہو اور اگر تو جماعت کے حضور کا منتظر ہو تو اذان کہہ کر
تکبیر کہہ اور دل مین نیت کر کہ ظہر کی فرض اللہ تعالیٰ کیلئے ادا کرتا ہون۔ یہ بات تکبیر کیوقت
تیرے دل مین حاضر ہونی چاہئے صبح کی نماز مین فاتحہ کے بعد کوئی سورت طوال[1] مفصل
مین سے پڑھ اور مغرب مین قصار[2] مفصل۔ ظہر عصر عشا مین اوساط[3] مفصل جیسے والسماء
ذات البروج اور جو سورت کہ اسکے مشابہ ہو اور صبح کے وقت سفر مین قل یا ایہا الکافرون
قل ہو اللہ احد اور تمام قیام مین سر جھکائے ہوئے اپنی نگاہ مصلے پر رکھ کہ تیرے مقصود اور
حضور قلب کیلئے زیادہ جامع اور زیادہ لائق ہے۔ بعد فراغ دونون طرف السلام علیکم
ورحمۃ اللہ کہہ اور اس طرح التفات کر کہ تیرا رخسارہ تجھ کو دیکھنے لگے اور نماز سے باہر آ جائے۔

---

[1] سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک ۱۲ [2] لم یکن سے آخر تک ۱۲ [3] سورۂ بروج سے لم یکن تک ۱۲

Marfat.com

اور دونون طرف کے فرشتون اور مسلمانون کو سلام کرنیکی نیت کر نماز کا ستون خشوع اور حضور قلب ہے قرات کو سمجھہ کر پڑہنے سمیت حسن بصری رح فرماتے ہین کہ جس نماز مین دلکی حضوری نہین وہ عقوبت کیطرف زیادہ دوڑتی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ نماز پڑھتے ہین مگر اُنکے لئے اسمین سے چھٹا یا دسوان حصہ بھی نہین لکھا جاتا صرف اتنا ہی جو اسمین سے سمجھہ کر پڑھی ہے ؛؛

امامت واقتدا کے آداب

امام کو لازم ہے کہ نماز مین تخفیف کرے۔ انس رض فرماتے ہین کہ مینے کسیکے پیچھے ایسی نماز نہین پڑھی جو خفیف اور کامل ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اور جب تک مؤذن اقامت سے اور لوگ صف سیدھی کرنے سے فارغ نہ ہون تکبیر نہ کہے۔ اور امام تکبیر کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور مقتدی اپنی آواز کو اسیقدر بلند کرے کہ اپنے دل کو سنائی دے اور امام امامت کی نیت کرے تاکہ فضیلت حاصل ہو سو اگر اُس نے نیت نہ کی تو لوگون کی نماز درست ہو جائیگی بشرطیکہ اونہون نے اقتدا کی نیت کر لی ہو تو وہ اقتدا کی فضیلت سے کامیاب ہوجائینگے اور دعاء استفتاح و اعوذ مثل اکیلے پڑہنے والیکے خفیہ پڑھے۔ فاتحہ اور سورت فجر کی دونون رکعتون اور مغرب و عشا کی پہلی دو مین آواز سے پڑھے اور امام تسبیحات رکوع و سجود کو تین مرتبہ سے زیادہ نہ پڑھے اور پچھلی دو رکعت مین صرف فاتحہ ہی پڑھے اور نہ طویل کرے نماز کو لوگون پر اور امام سلام کے وقت لوگون کو سلام کرنے کی نیت کرے اور لوگ اپنے سلام سے اسکے جواب کی نیت کرین اور سلام سے فراغت پاکر امام ایک ساعت ٹھہرے اور لوگونکی طرف منہ کرلے اور نہ التفات کرے اگر اُسکے پیچھے عورتین ہون تاکہ پہلے چلی جائین اور قوم مین سے کوئی نہ اٹھے

Marfat.com

یہان تک کہ امام نہ اُٹھے اور امام جس طرف چاہے داہنے یا بائین مڑے اور داہنی طرف مڑنا بہتر ہے
اور مقتدی کو لائق نہین کہ افعال مین امام سے تقدم کرے یا اُسکے برابر رہے بلکہ مناسب ہے
کہ پیچھے ادا کرے اور رکوع کیلئے نہ جھکے مگر جبکہ امام رکوع کی حد کو پہنچ جائے اور سجدہ مین
نہ جاوے جبتک کہ امام کی پیشانی زمین سے نہ لگے ۔

جمعہ کے آداب

جاننا چاہئے کہ جمعہ مسلمانون کی عید کا دن ہے اور یہ دن بزرگ ہے اسکو خداوند کریم نے اِس
اُمت کیلئے خاص کیا ہے اور اِسمین ایک گھڑی مبہم ہے کہ نہین پاتا اُسے کوئی مسلمان جو
مانگے اللہ تعالیٰ سے اُسمین کوئی حاجت مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ وہ شے اُسے عنایت کرتا ہے
سو تو جمعرات کے دن اُسکے لئے کپڑون کے پاک وصاف کرنیکی تیاری کر اور کثرت سے تسبیح
اور استغفار کر جمعرات کی شام کو کیونکہ یہ وقت جمعہ کی فضیلت کی ساعت کی برابر ہے اور جمعہ
کے دن روزہ رکھنے کی نیت کر لیکن مع ہفتہ یا جمعرات کے کیونکہ صرف جمعہ کا روزہ رکھنے
سے ممانعت آئی ہے پس جب صبح ہو تو غسل کر کیونکہ صرف جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ پر واجب
ہے۔ پھر سفید کپڑون سے آراستہ ہو کیونکہ سب کپڑون مین سے اللہ تعالیٰ کو سفید کپڑے
بہت پسند ہین اور بہت عمدہ خوشبو جو تجھے میسر ہو لگا۔ اور بدن کے پاک صاف کرنے
سر منڈوانے زیرناف کے بال لینے ناخن کترنے۔ مسواک کرنے اور ہر طرح کی نظافت
کیلئے مبالغہ کر اور خوشبو لگا۔ پھر اول وقت سکون ووقار کے ساتھ جامع مسجد کی طرف چل۔
نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اول ساعت جامع مسجد گیا گویا اُس نے اللہ کی راہ مین ایک
اونٹ قربان کیا اور جو کوئی دوسری ساعت مین گیا تو گویا اُس نے ایک گائے قربانی کی۔

Marfat.com

اور جو تیسری ساعت مین گیا گو یا کہ اس نے مینڈھا قربان کیا اور جو کوئی چوتھی ساعت گیا
تو گویا اس نے ایک مرغی قربانی کی اور جو پانچوین ساعت مین گیا تو گویا اس نے ایک انڈا قربان کیا
اور آپ نے فرمایا ہے کہ امام جب خطبے کیلئے نکلتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ قلمین اٹھا منبر کے
پاس جمع ہو جاتے ہین اور ذکر سنتے ہین اور بیان ہے کہ لوگ اپنی قرب مین خدا کے دیدار
کے وقت بمقدار اول وقت جمعہ کیطرف جانیکے ہونگے پھر جبکہ تو جامع مسجد مین داخل ہو تو اول
صف کی جستجو کر سو اگر لوگ جمع ہو گئے ہون تو انکی گردنون پر سے گذر کر نہ جا اور ان کے
سامنے سے بھی نہ گذر بشرطیکہ وہ نماز مین ہون۔ دیوار یا ستونون کے پاس بیٹھ جا تاکہ لوگ تیرے
آگے سے نہ گذرین اور تحیۃ المسجد پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھنا چاہئے بہتر یہ ہے کہ تو چار رکعت پڑھے
اور ہر رکعت مین پچاس مرتبہ سورہ اخلاص۔ حدیث مین آیا ہے کہ جس نے یہ فعل کیا تو وہ مرنے سے
پہلے اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیگا یا اسے جنت دکھادی جائیگی اور تحیۃ المسجد کو نہ چھوڑ اگرچہ امام
خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اور سنت طریق یہ ہے کہ چارون رکعت مین یہ سورتین پڑھے۔ انعام کہف
طٰہٰ یٰسٓ اور جو تجھے قدرت نہ ہو تو سورہ یاسین۔ دخان۔ الم سجدہ۔ سورہ ملک کو جمعہ کی رات
مین پڑھ لیا کر اور کبھی ترک نہ کر انکی فضیلت بہت آئی ہے اور جو کوئی ان کو پڑھ نہ سکے تو
اسے چاہئے کہ خاص اس دن سورہ اخلاص کی کثرت کرے اور نبی صلعم پر درود بہت بھیجے۔
اور جب امام خطبہ کیلئے نکلے تو نماز اور کلام کو قطع کرکے مؤذن کے جواب مین مشغول ہو پھر خطبہ
کے سننے اور اس سے نصیحت پذیر ہونے مین۔ اور خطبہ کے وقت کلام بالکل قطع کر دے۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی خطبہ ہوتے وقت کسی کو یون کہے کہ خاموش رہ تو اس نے
لغو کلام کیا اور جس نے لغو کلام کیا اسکا جمعہ ہی نہین ہوا کیونکہ یہ کہنا کہ خاموش رہ ایک کلام ہے
اسے مناسب یہ ہے کہ دوسرے کو اشارہ سے خاموش کرے نہ کہ الفاظ سے۔ ازان بعد امام کی اقتدا کر

Marfat.com

جیسا کہ گذر چکا ہے پس جب تو سلام پھیر کر فراغت پائے تو کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ سورۂ فاتحہ۔ سات مرتبہ سورۂ اخلاص۔ سات مرتبہ معوذتین پڑھ کہ یہ تجھے اس جمعہ سے دوسری جمعہ تک ہر ایک آفت سے بچائینگی۔ اور شیطان سے تیرے لئے حرز جان ہونگی۔ اور اسکے بعد یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یعنی بارخدایا اے غنی اے حمید اے پیدا کرنیوالے اے مہربان۔ اے دوست رکھنے والے مجھے حلال رزق دیکر حرام سے بے پروا کردے اور اپنی طاعت دیکر معصیت سے اور اپنا فضل عنایت کر کے غیر سے۔ پھر جمعہ کے بعد دو یا چار یا چھ رکعت دو دو کر کے پڑھ۔ رسول اللہ صلعم سے مختلف احوال مین یہی مروی ہین۔ پھر مغرب یا عصر تک مسجد مین بیٹھا رہ اور اس بزرگ ساعت کیلئے عمدہ طور پر مراقبہ کر کیونکہ وہ تمام دن مین مبہم ہے شاید تجھے وہ مل جاوے جس حالت مین کہ تو خشوع اور تضرع مین ہو اور جامع مسجد کی مجالس خلق اور مجلس وعظ مین حاضر نہ ہو بلکہ اس علم کی مجلس مین حاضر ہو جو زیادہ نفع دینے والی ہو اور ان وقتون مین کثرت سے دعا مانگا کر۔ طلوع آفتاب اور زوال غروب۔ تکبیر کے وقت۔ خطیب کے منبر پر چڑھنے کے وقت۔ لوگون کے نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہونیکے وقت۔ شاید وہ بزرگ ساعت ان مین سے کسی وقت مین ہو اور اسی دن اپنے مقدور بھر خیرات کرنے کی کوشش کر اگرچہ تھوڑی ہو پس جمع کرلے نماز روزہ۔ صدقہ۔ قرات۔ ذکر۔ اعتکاف۔ رباط کو اور اس دن کو ہفتہ مین سے خاص اپنی آخرت کیلئے معین کرلے۔ شاید یہ بقیہ ہفتہ کا کفارہ ہو جائے۔

روزون کے آداب

(اے عزیز) تجھے مناسب نہین کہ رمضان کے روزون پر اکتفا کرے اور نفلون کی تجارت

Marfat.com

اور فردوس کے درجات عالی حاصل کرنے کو ترک کردے پھر تو روزہ داروں کو دیکھ کر حسرت
کریگا وہ اعلےٰ علیین میں چمکتے ہوئے ستارہ کیطرح تجھے دکھائی دینگے اور جن دنوں کی بزرگی
اور شرافت کی حدیثین شاہد ہین انہین روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہی جیسا کہ عرفہ کا دن ہے
غیر حج کرنیوالے کیلئے اور عاشورہ کا اور ذی الحجہ اور محرم کا عشرہ اول اور رجب المرجب و شعبان کا
اور اشہر حرم کے روزے یعنی ذیقعد۔ ذی حجہ۔ محرم۔ رجب المرجب ایک تنہا اور تین علے الاتصال
یہ تو سال کے اعتبار سے ہین اور مہینے کے اعتبار سے شروع مہینا اور اوسط اور آخر اور ایام
بیض یعنی ہر ایک مہینے کی تیرہوین۔ چودھوین۔ پندرہوین۔ لیکن ہفتہ کے اعتبار سے پیر
جمعرات۔ جمعہ ہین۔ ہفتہ بھر کے گناہون کا کفارہ پیر۔ جمعرات۔ جمعہ کا روزہ ہے اور مہینا
بھر کے گناہون کا کفارہ مہینے کے اول دن کا روزہ ہے اور بیچ اور آخر ایام بیض کا۔
ان دنون اور مذکورہ مہینون کے روزے سال بھر کے گناہون کا کفارہ ہو جاتے ہین
اور جب تو روزہ رکھے تو یہ گمان نہ کر کہ وہ صرف کھانے پینے جماع چھوڑنے کو کہتے ہین
البتہ نبی صلعم نے فرمایا ہے بہت سی روزے دار ایسے ہوتے ہین کہ ان کیلئے اپنے روزے
مین سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ حصہ نہین بلکہ روزے کی کمالیت تمام اعضا
کے روکنے سے ہوتی ہے ان باتون سے جن کو کہ اللہ تعالی مکروہ جانتا ہے مناسب ہی
کہ آنکھ کو بری فعل کے دیکھنے زبان کو لایعنی باتین بولنے اور کان کو خدا کی حرام کی ہوئی
چیزون کے سننے سے بچائے کیونکہ سننے والا کہنے والے کا شریک ہوتا ہے اور وہ دو
مین کا ایک غیبت کرنیوالا ہے۔ علی ہذا القیاس تمام جوارح کو روک جس طرح کہ پیٹ اور شرمگاہ
کو روکتا ہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ پانچ چیزین روزے کی افطار کرنے والی ہین۔ جھوٹ
غیبت چغلخوری۔ شہوت سے دیکھنا۔ جھوٹی قسم کہانا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

Marfat.com

کہ روزہ ٹالا ہی سو کوئی تم مین سے روزہ دار ہو تو بیہودہ اور فحش اور جہالت کی باتین نکہی
اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا بُرا بہلا کہے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون پھر یہ کوشش کر
کہ حلال سے افطار کرے اور روزون کے سبب اپنے ہر رات کے معتاد کھانے سے
زیادہ نہ کہا سو جب تو نے اپنا معتاد کہانا پورا حاصل کر لیا تو ایک دفعہ اور دو دفعہ کے
کہانے مین کچھ تفاوت نہ رہا اس سے بڑا مقصود شہوت کا توڑنا اور قوت کا ضعیف کرنا
ہے تاکہ تو اُسکے سبب تقوی پر قادر ہو جاوے سو جب تو نے مافات صبح کو حاصل کر لیا
فوت شدہ کا ادراک کر لیا پس روزہ رکھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ تیرا معدہ ثقیل ہو گیا
خدا کے نزدیک اتنا کوئی ظرف مبغوض نہین جتنا کہ وہ پیٹ جو حلال کہانے سے بھرا ہو حرام کا تو
ٹھکانا ہی نہین۔ سو جب تجھ روزے کے معنی معلوم ہو گئے تو بقدر اپنی طاقت کے کثرت سے
رکھا کر کیونکہ یہ سب عبادتون کی جڑ اور قرب خداوندی کی مفتاح ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ ہر ایک نیکی دس مثل سے سات سوگنی ہو جاتی ہے
سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے مین ہی اسکا بدلہ دونگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے بھی اس ذات کی قسم جسکے دست قدرت مین میری جان ہی۔ یقینا روزے دار
کے منہ کی خوشبو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہی
وہ کہانا پینا شہوت میری وجہ سے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے مین خود اس کا بدلہ دونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکا نام ریان ہی
اسمین صرف روزے دار ہی داخل ہونگے۔ بدایۃ الہدایہ مین تجھے طاعات کی شرح اسی قدر
کافی ہے اگر تجھے زکوۃ۔ حج یا نماز روزے کی زیادہ شرح منظور ہو تو ہماری کتاب
احیاء العلوم سے جستجو کر ۞

ختم آغاز ہدایت

Marfat.com

دوسری قسم گناہون سے اجتناب کرنیکی بیان مین

جاننا چاہئے کہ دین کی دو جز ہین ایک ترک منہیات دوسرے فعل طاعت۔ ترک مناہی نہایت شدید ہی کیونکہ طاعت پر ہر ایک شخص قدرت رکھتا ہی اور ترک شہوت پر صدیقون کے سوا کسیکو طاقت نہین اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہاجر وہ ہے جو بری باتون کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو کہ خواہش نفسانی سے جہاد کرے اور جاننا چاہئے کہ تو اپنے جوارح سے خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ تو تیرے پاس خدا کی نعمت اور امانت ہین خدا کی نعمت سے گناہون مین مدد لینی غایت درجہ کا کفران نعمت اور خدا کی وسعت مین اعلی درجہ کی سرکشی اور امانت مین خیانت ہی تیرے اعضا تیری رعیت ہین خیال کر تو کس طرح انکی نگہبانی کرتا ہے رسول صلعم فرماتے ہین تم سب کے سب راعی ہو اور اپنی اپنی رعیت سے قیامت کے دن پوچھے جاؤ گے۔ جاننا چاہئے کہ عرصہ قیامت مین تیرے سب اعضا فصیح زبان کے ساتھ تیرے مقابلہ مین گواہی دینگے اور گواہی دیکر تجھے علی الاعلان تمام مخلوق کے سامنے رسوا کرینگے اللہ تعالی فرماتا ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یعنی آجکے دن ہم مہر لگائینگے انکے منہ پر اور بات کرینگے ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤن انکی کمائی کی شہادت دینگے) پس تو اپنے تمام بدنکو محفوظ رکھ۔ خاصکر اپنے ساتون اعضا کو کہ دوزخ کے سات ہی دروازے ہین۔ اور ہر ایک دروازہ کیلئے ان مین سے ایک جزو مقسوم ہے اور ان دروازون کیلئے وہی شخص متعین ہے جو ان سات اعضا کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا ہے اور وہ سات اعضا یہ ہین۔ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ بطن۔ فرج۔ ہاتھ۔ پاؤن۔

Marfat.com

بہرحال آنکھ اسلئے پیدا کی گئی ہے کہ تاریکی مین اسکے سبب راہ پانیوالا اور ضرورتون مین اس سے مدد لینے والا ہو اور اس سے زمین و آسمان کی عجائب ملکوت کا ملاحظہ کرے اور اسکی نشانیون سے عبرت پذیر ہو اور اس آنکھ کو غیر محرم کے دیکھنے خوب صورت کو شہوت نفس سے گھورنے مسلمان کو حقارت کی آنکھ سے دیکھنے اور مسلمانون کے عیب پر مطلع ہونیسے محفوظ رکھ۔

اور **کان** اسلئے اللہ تعالیٰ نے نہین پیدا کئے ہین کہ تو انہین بدعت یا غیبت یا فحش یا جھوٹی باتون مین خوض کرنے یا لوگون کی برائیان سننے مین لگائے رکھے بلکہ اسلئے پیدا کئے گئے ہین کہ اس سے خدا کا کلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اولیاء اللہ کی باتین سنے اور علم حاصل کرنیکی طفیل پائدار ملک اور ہمیشہ کی نعمت مین پہونچے اور جو تونے اسے بری باتون کیطرف لگایا تو ثواب کے عوض گناہ اور جو تیری کامیابی کا سبب تہا وہ ہلاکت کا باعث ہو جائیگا یہ نہایت درجہ کا خسران ہی اور یہ گمان نہ کر کہ گناہ بات کرنیوالے ہی کے ساتھ مخصوص ہے نہ سننے والیکے لئے سو حدیث مین آیا ہے کہ سننے والا کہنے والیکا شریک ہوتا ہے اور وہ دو مین کا ایک غیبت کرنیوالا ہے۔ اور **زبان** اسواسطے پیدا کی گئی ہی کہ تو اُسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت یاد کرے اور اُسکی کتاب کو پڑہے اور اُسکے رستہ کیطرف مخلوق کی رہنمائی کرے اور اُس سے اپنی دینی و دنیوی ضرورتون کو ظاہر کرے سو جب تونے اس کا استعمال غیر موضوع لہ مین کیا تو خدا کی نعمت کا کفران کیا۔ یہ نسبت اور اعضا کے تجھ پر اور تمام مخلوق پر بہت غالب ہی۔ اور لوگ زبانون ہی کی بدولت دوزخ مین گرینگے سو تو اپنی قوت سے اُس پر غلبہ حاصل کرتا کہ وہ تجھے دوزخ مین مُنہ کے بل نہ گرائے۔ حدیث مین آیا ہی کہ انسان کبھی ایسی بات ہی مُنہ سے نکالتا ہے کہ یار دوست اس پر ہنسین سو وہ اسکے سبب ستر برس کی دوزخ کی گہرائی مین گرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص معرکہ جنگ

Marfat.com

مین شہید ہوگیا کسی نے کہا مبارک ہو اسکے لئے جنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تجھے کس طرح معلوم ہوا شاید اُس نے لایعنی بات کی ہو یا بے پروانہ کرنے والی شئے
پر اس نے بخل کیا ہو- اپنی زبان کو آٹھ باتون سے محفوظ رکھ (پہلے) جان بوجھکر ہنسی
جھوٹ بولنے اور اپنے نفس کو بطور ہنسی کے جھوٹ بولنے کا عادی نہ بنا ورنہ وہ عمداً جھوٹ
بولنے کا باعث ہوجائیگا اور جھوٹ تمام کبیرون کی اصل ہے پھر جبکہ جھوٹ کیساتھ مشہور
ہوگیا تو تیری ثقاہت فوت ہوجائیگی اور تیرا قول منتفی ہوجائیگا اور لوگ تجھے حقارت اور لعنت
سے دیکھین گے اور جب تو اپنے جھوٹ کا قبح معلوم کرنا چاہے تو دوسرے کے کذب کو
دیکھ اور اپنا اوس سے نفرت کرنا اور اسے حقیر جاننا اور اسکی بات کو برا سمجھنا اور علی ہذا القیاس
اپنے تمام عیوب کا خیال کر کیونکہ تو خود بخود اپنے عیوب کی برائی نہ جانے گا بلکہ دوسرے کے سبب
جانیگا سو جو بات تو دوسرے کی بُرے سمجھے ضرور ہے کہ دوسرا تجھہ سے اُسے بُرا سمجھے گا پس
اپنے لئے بھی اس برائی کو پسند نہ کر (دوسرے وعدہ خلافی) اس امر سے بچارہ کہ کسی بات کا وعدہ
کرے اور پورا نہ کرے بلکہ مناسب ہے کہ تیرا احسان لوگون کے ساتھ بطور فعل ہو بلا قول پس
اگر تو وعدہ کیلئے مضطر ہو تو وعدہ خلافی سے بچ مگر عجز یا ضرورت کی وجہ سے کیونکہ وعدہ خلافی
نفاق اور بد خلقی کی علامت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص مین تین باتین
ہون وہ منافق ہے اگرچہ نماز روزہ ادا کرتا ہو- جبکہ بات کرے جھوٹ بولے- وعدہ کرکے
پورا نہ کرے اور جب امین بنایا جاوے تو خیانت کرے تیسرے) محفوظ رکھنا زبان کا غیبت
سے غیبت بہت بُری ہے اُن تیس زنا سے جو حالت اسلام مین ہون- اسی طرح حدیث
مین آیا ہے غیبت اُسے کہتے ہین کہ تو کسی کا تذکرہ کرے کہ بر تقدیر سننے کے اسے برا معلوم
ہو سو تو غیبت کرنے والا ظالم ہے اگرچہ صادق ہو اور اپنے آپ کو قرا المرائین کی غیبت سے

Marfat.com

وہ یہ ہے کہ تو مقصود بلا تصریح ادا کرے یعنی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے حال کی اصلاح کرے اس نے مجھے رنج مین ڈالا اور اسکے ماجرے نے مجھے غمزدہ کیا۔ مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ میری اور اسکی اصلاح کرے کیونکہ تیرے اس قول مین دو خباثتین جمع ہو گئین۔ ایک غیبت کہ اسی کے سبب تہمت حاصل ہوا۔ دوسرے تزکیہ نفس اور اسکی ثنا ہے صلاح اور گناہ سے بچنے کی لیکن اگر تیرا مقصود اصلحہ اللہ سے دعا ہے تو پوشیدہ اسکے حق مین دعا کر۔ اور جو تو اسکے سبب غمزدہ ہوا ہے تو اسکی علامت یہ ہے کہ تو اسکی رسوائی اور غیبت ظاہر کرنیکا ارادہ کر تیرا اسکے عیب کو ظاہر کرنا بعینہ غیبت کو ظاہر کرنا ہے۔ غیبت سے ظاہر کرنیکے لیے تجھے اللہ تعالیٰ کا یہ قول بس ہے لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ (یعنی تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو بھلا کوئی بھی تم مین سے پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے بیشک تم اسے برا جانتے ہو) دیکھ اللہ تعالیٰ نے غیبت کے بارہ مین مردہ گوشت کھانیوالیکے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ سو تجھے لائق ہے کہ اس سے پرہیز کرے اور مسلمانون کی غیبت سے باز رہے۔ ایک بات مین تجھے فکر کرنا چاہیئے یعنی اپنے نفس مین غور کر بھلا تجھ مین کوئی عیب چھپا کھلا ہے اور کیا تو کسی گناہ کا پوشیدہ اور ظاہر مین مرتکب ہوا ہے یا نہین سو جب تو اپنے نفس کی یہ بات پہچان لیگا تو جان جائیگا کہ اسکا عجز اس عیب سے جو تو اسکی طرف نسبت کرتا ہے تیرے عجز جیسا ہے اور اسکا عذر تیرے عذر جیسا جیسا کہ تو اپنی رسوائی اور عیوب کے ذکر کو برا جانتا ہے علی ہذا القیاس وہ بھی برا جانتا ہے سو اگر تو اسکی پردہ پوشی کریگا خدا تیرے عیب کو چھپائیگا اور جو اسے رسوا کریگا تو خدا تجھ پر دنیا مین تیز زبانین مسلط کردیگا جو تیری آبرو کو قطع کیا کرین پھر اللہ تعالیٰ آخرت مین قیامت کے دن سب کے سامنے تجھے رسوا کریگا۔ اور جو اپنے ظاہر و باطن کو دیکھے اور کوئی عیب و نقصان دین و دنیا کا ظاہر نہ ہو تو جاننا چاہیئے

Marfat.com

کہ تیرا جاہل ہونا اپنے نفس کے عیوب سے بہت بڑی حماقت ہے اور کوئی عیب حماقت سے بڑا نہیں اگر اللہ تعالیٰ تیری بھلائی چاہتا تو نفس کے عیوب کی تجھے بصیرت دیتا پس تیرا اپنے نفس کو عین رضا سے دیکھنا نہایت درجہ کی غباوت اور جہالت ہے پھر تو اگر اپنے گمان میں سچا ہے تو خدا تعالےٰ کا اس پر شکر کر اور لوگوں کو برا بھلا اور انکی آبرو میں دھبہ لگا کر اسے تباہ نہ کر کیونکہ یہ بہت بڑا عیب ہے۔ (چوتھے) ریا کاری اور جدال اور لوگوں سے بات چیت میں مناقشہ کرنا ہے۔ اس میں مخاطب کو اذیت دینی اور اس کی جہالت ثابت کرنی اور اس پر طعن کرنا ہے اور اپنے نفس کی دانشمندی اور علم سے ثنا کرنی اور تزکیہ منظور ہے واضح ہو کہ جدال وغیرہ عیش کا پریشان کرنے والا ہے کیونکہ جب بیوقوف سے جھگڑے گا وہ تجھے اذیت پہنچائے گا اور جب تو حلیم سے جھگڑے گا وہ تجھ سے دشمنی اور کینہ رکھے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جھوٹا ہو اور جھگڑے سے دست بردار ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے لیے جنت کے وسط میں مکان تیار کرتا ہے۔ اور جو باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے کو ترک کرے تو خدا تعالےٰ اعلےٰ جنت میں اسکے واسطے مکان تیار کرتا ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ شیطان تجھے دھوکہ دے اور کہے کہ حق بات کو ظاہر کر اور اس میں مداہنت نہ کر کیونکہ شیطان ہمیشہ احمق کو نیکی کے موقع میں شرارت کے لیے بھڑکاتا ہے سو تو شیطان کا مضحکہ نہ بن کہ وہ تجھ سے ہنسی کرے۔ حق بات کا ظاہر کرنا اس کے لیے بہتر ہے جو تجھ سے قبول کرے اور یہ بطریق خیر خواہی پوشیدہ طور پر ہے نہ بطور جھگڑے کے۔ کیونکہ نصیحت کرنے کی بھی ایک صورت وہیئت ہے کہ اس میں نرمی تلطف کی ضرورت ہے ورنہ وہ نصیحت فضیحت ہو جائے گی اور اس کا بگاڑ بہ نسبت صلاح کے زیادہ ہوگا۔ اور جو شخص فقہاء

Marfat.com

زمانہ سے زیادہ میل جول رکھتے ہیں تو ان کی طبیعت پر جھگڑا ٹنٹا غالب آجاتا ہے۔
اور جب شریر عالم اُسے اُبھارتے ہیں کہ یہ بڑائی کی بات ہے۔ ایسی باتوں سے حجتوں
اور مناقشوں پر قدرت ہوتی اور آدمی کی تعریف ہوتی ہے تو پھر ان پر خاموشی دشوار
ہو جاتی ہے ایسے لوگوں سے ایسا بھاگ جیساکہ شیر سے۔ جاننا چاہئے کہ جھگڑنا خدا اور
مخلوق کے غصّہ کا سبب ہے (پانچویں) تزکیہ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ یعنی خدا کا قول ہے کہ تم لوگ اپنے نفسوں کا
تزکیہ مت کرو خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ ایک شخص نے کسی حکیم سے
کہا قبیح صدق کیا چیز ہے۔ جواب دیا کہ اپنے نفس کی تعریف تو اس کے عادی ہونیسے
بچتا رہ اور جان لے کہ یہ بات تیرے رتبہ کو لوگوں کے نزدیک کم کر دے گی اور خدا کے
غصّہ کا سبب ہوگی سو جب تو اس امر کے پہچاننے کا ارادہ کرے کہ اپنے نفس کی ثنا ر
تیری قدر اوروں کے نزدیک نہیں بڑھاتی پس تو اپنے ہمعصروں کو دیکھ جبکہ وہ فضل جاہ مال پر
اپنی تعریف کریں تو دل میں انھیں کیسا بُرا سمجھتا اور تیری طبیعت پر گراں گذرتا ہے اور
جب تو ان سے علحدہ ہوتا ہے تو اس بات کی کس طرح سے اُن کی بُرائی کرتا ہے۔ سو
جاننا چاہئے کہ وہ بھی تیرے تزکیہ کے وقت اپنے دلوں میں اسی وقت بُرا جانیں گے اور
تجھ سے جدا ہونے کے وقت زبانوں سے ظاہر کریں گے (چھٹے) لعنت کرنی اس سے
بچتا رہ کہ خدا کی مخلوق میں سے کسی حیوان یا طعام یا انسان کو خاص کر کے لعنت کرنا
اور اہل قبلہ میں سے کسی کے شرک یا کفر یا نفاق کی یقینی شہادت دے۔ کیونکہ رازوں کو تو
خدا ہی جانتا ہے۔ سو تو بندوں اور خدا کے بیچ میں نہ پڑ۔ جاننا چاہئے کہ قیامت کے
دن تجھ سے یہ نہ پوچھا جائیگا کہ فلاں شخص کو کیوں نہ لعنت کی۔ اور کیوں خاموش رہا

Marfat.com

بلکہ اگر تو نے عمر بھر شیطان کو لعنت نہ کی اور اپنی زبان کو اُس میں مشغول نہ کیا تو تجھ سے اس کی نسبت قیامت کے دن سوال اور مطالبہ نہ ہوگا اور جب تو نے خدا کی مخلوق میں سے کسی کو لعنت کی تو اُسکا مطالبہ ہوگا اور خدا کی کسی مخلوق کو بُرائی سے نہ یاد کر بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بُرے طعام کی مذمت نہیں کی بلکہ اگر خواہش ہوتی تو تناول فرماتے اور ورنہ چھوڑ دیتے (**ساتویں**) مخلوق پر بدُعا کرنی۔ اپنی زبان کو کسی پر بدُعا کرنی سے محفوظ رکھ اگرچہ تجھ پر ظلم کرے تو اُسے خدا کے سپرد کردے۔ حدیث میں آیا ہے کہ مظلوم ظالم پر بدُعا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی مکافات کرتا ہے۔ پھر ظالم کے لیے کچھ بچ رہتا ہے کہ جسکا مُطالبہ قیامت کے دن کریگا بعض لوگوں نے حجاج کے بارے میں زبان درازی کی ہے پس بعض متقدمین نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حجاج کے لے اُس سے بدلہ لیگا جو اُس کی نسبت زبان درازی کریگا جیسا کہ حجاج سے اُسکے مظلوم کے لیئے بدلہ لیگا (**آٹھویں**) لوگوں سے مزاح۔ تمسخر۔ ٹھٹھا کرنا ہے پس اپنی زبان کو عمدًا اس بیہودگی سے بچا۔ کیونکہ یہ باتیں آبرو اور ہیبت کو گرادیتی ہیں۔ وحشت کی کھینچنے والی ہیں دلوں کو اذیت پہونچانیوالی اور جھگڑے۔ غصہ اور قطع تعلق کی پیدا کرنے والی ہیں دلوں میں کینہ کا بیج بوتی ہیں۔ سو تو کسی سے ہنسی نہ کر اور جو تجھ سے ہنسی کریں تو کچھ جواب نہ دے اور اُن سے اعراض کر یہاں تک کہ اور کسی بات میں خوض کرنے لگیں اور اُن لوگوں میں سے ہو کہ جب لغویات کے پاس اُنکا گذر ہوتا ہے تو کریم بن کر گذر جاتے ہیں یہ زبان کی آفتیں ہیں۔ تجھے اس میں مدد دینے والی گوشہ نشینی اور ہمیشہ کی خاموشی ہے مگر بقدر ضرورت کے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے مُنہ میں پتھر رکھکر اسے بلا ضرورت بات کرنے سے روکا کرتے تھے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے۔ کہ

Marfat.com

تمام مصیبتوں میں مجھے اس نے ڈالا ہے اس سے بچتا رہ کیونکہ دُنیا اور دین میں تیری
ہلاکت کا قوی سبب یہی ہے۔ اب رہا پیٹ سوائے حرام اور شبہہ کے کھانے سے بچا اور
حلال روزی کی طلب کا حریص بن اور جب وُہ ملجائے تو کوشش کر کہ پیٹ بھر کر نہ کھائے
کیونکہ پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت اور ذہن کو تباہ کرتا ہے اور قوۃ حافظہ کو باطل اور عضا کو
عبادت اور علم میں بوجھل کرتا ہے اور شہوت کو قوت دیتا اور شیطانی لشکروں کو مدد دیتا ہے
اور جبکہ حلال روزی سے پیٹ بھرنا سب شرارتوں کا سر ہے تو حرام کا تو کیا حال ہوگا۔
حلال روزی کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ عبادت اور تحصیل علم باوجود حرام
روزی کے نجاست پر بنیاد ڈالنی ہے۔ جب تو نے سال بھر میں گاڑھے کے ایک کرتے
اور دن رات میں بے چھنے آٹے کی دو روٹیوں پر قناعت کی اور عمدہ سالنوں سے لذت
حاصل کرنیکو چھوڑ دیا تو تجھے حلال روزی بقدر کفایت محتاج نہ رکھے گی اور حلال روزی
بہت ہے اور تجھے لازم نہیں کہ باطنی امور کا تیقن کرے۔ بلکہ تجھے لازم ہے کہ جسکے حرام
ہونیکا علم ہو اس سے پرہیز کرے یا کسی علامت موجودہ مقدرہ بالمثال سے اس کے حرام
ہونیکا گمان ہو۔ بہرحال معلوم کا حکم تو ظاہر ہے لیکن مظنون بالعلامت سو وُہ بادشاہ اور
اسکے عمال اور اسکا مال ہے جو کماتا نہ تھا مگر نوحہ اور شراب فروشی یا سود یا مزامیر وغیرہ
آلات لہو اور حرام سے حاصل ہو یہاں تک کہ جس کی نسبت تجھے تیقن ہو کہ اسکا بہت
سامان حرام کیوجہ سے ہے سو جو کچھ تو اس کے ہاتھ سے لے اگرچہ ممکن ہے کہ وہ وجہ حلال
سے ہو تو وہ حرام ہوگا۔ کیونکہ غالب گمان یہی ہے اور مال وقف کو بلا شرط واقف
کھانا محض حرام ہے۔ جو نفقۂ حاصل کرنے میں مشغول نہ ہو اسے مدارس سے لینا حرام ہے اور
جو کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہے جس سے اسکی شہادت مردود ہو وہ جو کچھ کہ وقف وغیرہ سے صوفیہ کے نام سے

Marfat.com

لیوے وہ بھی حرام ہے اور ہمنے احیاء العلوم کے کتاب المفرد میں مداخل شبہات اور حلال اور حرام کو بیان کردیا ہے۔ تجھے اُسے طلب کرنا چاہئے۔ کیونکہ معرفت حلال اور اُس کی طلب ہر ایک مُسلمان پر پانچوں نمازوں کیطرح فرض ہے اور **شرمگاہ** سوا ئے خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے محفوظ رکھ اور ایسا ہی جا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ یعنی اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال سے اُن پر کچھ الزام نہیں۔ اور تو شرمگاہ کی حفاظت نہ کر سکے گا جب تک کہ آنکھ کو دیکھنے اور دِل کو فکر اور پیٹ کو شُبہ کے کھانے اور پیٹ بھرنے سے محفُوظ نہ رکھے گا کیونکہ یہہ چیزیں شہوت کی محرک اور اُسکا پودا لگانیوالی ہیں اور **دونوں ہاتھ** سوا ان کو اُس سے محفوظ رکھ کہ کسی مسلمان کو اُن سے مارے یا حرام چیز اُن سے پکڑے یا اُن سے کسی مخلوق کو ستاوے یا اُن کے ذریعہ امانت اور ودیعت میں خیانت کرے یا ایسی بات لکھے کہ جسکا بولنا درست نہیں کیونکہ قلم دو زبانوں میں کی ایک ہے جس سے کہ زبان کی محافظت واجب ہے۔ اُس سے قلم کو بھی بچانا ضرور ہے۔ اور **پاؤں** ان کو حرام کاموں کی طرف چلنے سے محفوظ رکھ اور ظالم بادشاہ کے دروازے پر جانے سے بچ کر اُن کے پاس بلا ضرورت جانا ظلم اور کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ یہ باوجود اُن کے ظلم کے اُنکی تواضع اور اکرام ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُن سے اعراض کرنیکا حکم فرمایا ہے وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ الآیہ یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تم دوزخ کی آگ میں پڑو گے اور اگر اُن سے مال کی طلب کیجائے تو یہ حرام کیطرف سعی کرنی ہے اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے جِس شخص نے صالح غنی کی اُس کے غنا کے سبب تواضع کی تو اُسکا دو تہائی دین

Marfat.com

جاتا رہا۔ یہ تو صالح غنی کا حال ہے۔ ظالم غنی کی نسبت تیرا کیا خیال ہے۔
خلاصۂ کلام یہ کہ اعضا کے ساتھ حرکت اور سکون کرنا خداوند کریم کی تجھ پر ایک نعمت ہے۔ سو اُن میں سے کسی کو خدا کی معصیتوں میں حرکت نہ دے بلکہ انھیں خدا کی عبادت میں لگا جاننا چاہیئے کہ اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اُسکا وبال تجھ پر عائد ہوگا۔ اور جو مستعد ہو کر کیا تو اُسکا ثمرہ تجھے ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھسے اور تیرے عمل سے بے پروا ہے۔ ہر ایک نفس اپنے کسب میں بندھا ہوا ہے اور تو اس قول سے بچتا رہ کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ گنہگاروں کے گناہ بخشتا ہے کیونکہ یہ کہنا تو ٹھیک ہے لیکن یہ ارادہ ٹھیک نہیں اور اسکا کہنے والا بہ سبب نام نہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احمق ہے کیونکہ آپنے فرمایا ہے عاقل وہ ہے جس نے نفس کو اپنا غلام بنا لیا اور ما بعد موت کے لیئے عمل کیا اور احمق وُہ ہے جس نے نفس کو خواہش نفسانی کے تابع کر دیا اور خدا سے طرح طرح کی تمنائیں کرنے لگا۔ جاننا چاہیئے کہ تیرا یہ کہنا اُس شخص کے قول کی مثل ہے کہ جسکا ارادہ علمِ دین میں فقیہ بننے کا ہو اور وہ بطالت میں مشغول رہے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم اور قادر ہے کہ میرے دِل میں وُہ علوم ڈالدے جو اُس نے انبیاء اور اولیاء کے دلوں میں بلا مشقت اور تکرار و تعلق کے ڈال دیے تھے اور تیرا یہ کہنا ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص کا ارادہ مال حاصل کرنیکا ہو اور وُہ کھیتی۔ تجارت۔ کسب چھوڑ کر بیکار رہے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہے اور اُسی کے قبضے میں آسمان اور زمین کے خزانے ہیں۔ وُہ قادر ہے کہ کسی خزانے پر مجھے مطلع کر دے جس کے سبب میں کمانے سے بے پروا ہو جاؤں بیشک اُس نے اپنے بعض بندوں کے لیئے ایسا ہی کیا ہے سو جب تو اِن دونوں شخصوں کا کلام سُنے گا تو اُن کو احمق سمجھے گا اور مسخرہ پن خیال کریگا۔ اگرچہ اُن کا یہ بیان کہ اللہ تعالےٰ

Marfat.com

کریم وفادر ہے سچ اور حق ہے۔ علیٰ ہذا القیاس تجھے دین میں بصیرت رکھنے والے ہنسیں گے جبکہ بغیر سعی کے طالب مغفرت ہوگا اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی یعنی انسان کو اُسی کا بدلہ ملے گا جو اُس نے کمایا ہے اور نیز اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ یعنی اسی کا بدلہ ملے گا جو تم کرتے ہو اور فرمایا ہے اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ یعنی نیک لوگ بہشت میں اور بدکار دوزخ میں ہونگے۔ سو جب تو علم اور مال کی طلب میں اسکے کرم پر اعتماد کر کے سعی کو ترک نہیں کرتا۔ اسی طرح تجھے آخرت کا توشہ اختیار کرنیمیں سعی کو ترک نہ کرنا چاہیئے اور یہ بہتان نہ باندھ کہ دنیا اور آخرت کا مالک ایک ہی ہے اور وہ دو جہانمیں کریم ورحیم ہے اُسکا کرم تیری طاعت کے سبب زیادہ نہو گا۔ اُسکا کرم تو یہی ہے کہ اگر تو چند روز شہوت کے ترک کرنے پر صبر کریگا تو تیرے لیئے جنت میں پہنچنے کا رستہ آسان کریگا یہ اعلےٰ درجہ کا کرم ہے اور بطالوں کی ہوس کا دل میں خیال نہ کر۔ انبیاء اور صالحین اولوالعزم اور عقلمندوں کی پیروی کر اور یہ خیال نہ کر کہ جو کچھ تو نہ بوئے گا وہ کاٹے گا۔

کاش اُسی شخص کی مغفرت ہو جائے جو روزے رکھتا نمازیں پڑھتا اور جہاد کرتا اور تقوے اختیار کرتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ ان مذکورات سے اپنے ظاہری اعضاء کو محفوظ رکھے اور اِن اعضاء کے اعمال قلب کی صفات سے مترشح ہوتے ہیں۔ سو تو اگر اعضاء کو محفوظ رکھنا چاہیے تو تجھے دل کی طہارت لازم ہے کہ وہ اندرونی تقوے ہے اور دل گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے۔ اِس لیے اُس کی اصلاح میں مشغول ہو تاکہ اُس کی وجہ سے سب اعضاء درست ہو جائیں۔

دِل کی معصیتوں کا بیان

جاننا چاہیئے کہ دل کی صفات مذمومہ بہت سی ہیں اور دل کا پاک کرنا صفات ردیہ سے

Marfat.com

بہت مشکل ہے اور اُسکے علاج کا طریقہ بہت گہرا ہے۔ لوگوں کی غفلت اور دُنیا کی زخرفات میں مشغول ہونیکے سبب اسکا علم اور عمل بالکل مٹ گیا ہے اور ہمنے اسے پُورے طور پر کتاب احیاء العلوم کے ربع مہلکات اور ربع منجیات میں بیان کیا ہے لیکن ہم تجھے دل کی تین خباثتوں سے بچاتے ہیں کہ وُہ اس زمانے کے متفقہوں میں اکثر پائی جاتی ہیں تاکہ تو اُن سے بچتا رہے۔ اس لیئے کہ وُہ بذاتہا مُہلک ہیں اور وُہ باقی تمام خباثتوں کی جڑ ہیں اور وُہ حسد۔ ریا۔ خودپسندی ہے۔ سو دل کو اُن سے پاک کرنے میں کوشش کر اگر تجھے اُن پر قدرت حاصل ہو گئی تو باقیماندہ پرہیز کی چیزوں کی کیفیت تجھے ربع مہلکات سے معلُوم ہو جائے گی اور جو تو اِن کے کرنے میں عاجز ہو گیا تو اوروں میں بطریق اولے عاجز ہو گا اور یہ گمان نہ کر کہ تو نے علم سیکھنے کے زمانے میں نیک نیتی کے سبب سلامتی حاصل کر لی ہے جس حالت میں کہ تیرے دل میں کچھ بھی حسد۔ ریا۔ خودپسندی ہو گی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ شُح جس کی اطاعت کیجائے۔ خواہش اتباع کی گئی۔ خودپسندی۔ لیکن حسد پس وُہ شُح کا ایک شعبہ ہے کیونکہ بخیل وُہ ہے جو اپنے قبضے کی چیز کو دُوسرے پر دریغ رکھے اور شحیح وُہ ہے جو خدا کی نعمتوں کو اُس کے بندوں پر دریغ رکھے باوجودیکہ وُہ خدا کے خزانہ قدرت میں ہیں نہ کہ اُسکے خزانہ میں پس شُح بخل سے بھی بدتر ہے۔ حاسد وُہ ہے کہ جسکو خدا کا انعام کرنا اپنے خزانہ قدرت میں سے کسی بندے پر گران گذرے یعنی علم یا مال یا لوگوں کے دلوں میں محبت بڑھانی یا کوئی اور حظ۔ اتنا گراں گذرتا ہے کہ وُہ اس کے زوال کو دوست رکھتا ہے۔ اگرچہ اس سے اسکو کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہو۔ یہ انتہا درجہ کا خبث ہے۔ اسی واسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو

Marfat.com

اور حاسد ایسے عذاب میں ہے کہ اُس پر رحم نہیں اور دُنیا میں ہمیشہ گرفتار عذاب ہے کیونکہ دنیا میں کبھی ایسا موقع نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ اُسکے ہمعصروں اور جان پہچان والوں میں سے کسی ایک پر علم یا مال یا عزّو جاہ کا انعام نہ کرتا ہو پس وُہ دُنیا میں مرتے دم تک ہمیشہ گرفتارِ عذاب رہتا ہے اور آخرت کا عذاب نہایت دشوار اور بہت بڑا ہے۔ بلکہ بندہ حقیقتِ ایمان تک نہیں پہونچتا جبتک کہ بھائی مُسلمان کے لیئے وُہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لیئے پسند کرتا ہے بلکہ لائق تو یہ ہے کہ اُن کی خوشی اور رنج میں یکساں رہے پس مُسلمان ایک دیوار کی مانند ہیں کہ ایک دُوسرے کو تقویت دیتا ہے اور ایک جسم کی مانند ہیں کہ جب ایک عضو درد مند ہوتا ہے تو باقی اعضا بھی درد مند ہو جاتے ہیں۔ پس اگر تو اپنے دل میں یہ بات نہ پائے تو تجھے ہلاکت سے بچنے کی تدبیر میں مشغول ہونا نہایت ضرور ہے بہ نسبت نوادر فرُوع اور علم خصُومات کے مشغول ہونے کے۔

بہر حال ریا ایک شرک خفی اور ریا کار دو شرکیوں میں کا ایک ہے اور وُہ یہ ہے کہ تو لوگوں کے دلوں میں قدر و منزلت پیدا کرے کہ اُس کے سبب جاہ و حشمت سے کامیاب ہو اور حب جاہ ایک خواہش ہے جس کی پیروی کیجاتی ہے اور بہت سے لوگ اِس میں ہلاک ہوئے لوگوں کی ہلاکت کا باعث لوگ ہی ہوئے ہیں۔ اگر لوگ حقیقت حال کا انصاف کریں تو جان جائیں کہ اُن کے اکثر علوم اور عبادات چہ جائیکہ اعمال عادیہ انھیں ان اعمال کے کرنے پر ریا کے سوا کوئی اُبھارنے والا نہیں اور ریا اعمال کو کھو دیتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک شہید کو قیامت کے دِن دوزخ کا حکم دیا جائے گا۔ وُہ عرض کریگا اے پروردگار میں تیری راہ میں شہید ہُوا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ سو اُنھوں نے تجھے ایسا ہی کہا اور تو نے اپنا ثواب حاصل کر لیا۔ اسی طرح عالم

Marfat.com

حاجی۔ قاری کو کہا جائے گا بہر حال خود پسندی۔ تکبر۔ غرور یہ بڑی سخت بیماری ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ اپنے آپکو عزت اور عظمت کی آنکھ سے اور دوسرے کو حقارت و ذلت کی آنکھ سے دیکھے۔ اور اسکا نتیجہ یہ کہ زبان سے کہے یعنی او میں جیساکہ شیطان مردود نے کہا تھا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (یعنی میں آدم سے بہتر ہوں کہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اُسے مٹی سے) اور اس کا ثمرہ مجالس میں ترفع اور پیش قدمی اور گفتگو میں صدارت کا طالب ہونا ہے اور اس بات کا انکار کرنا کہ اُسکا کلام رد کیا جائے اور جو شخص اپنے کو خدا کی کسی مخلوق سے بہتر سمجھے وہ متکبر ہے۔ بلکہ تجھے یہ جاننا مناسب ہے کہ بہتر وہی ہے جو قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے نزدیک اچھا ہو۔ اور یہ غیب ہے اور خاتمہ پر موقوف ہے۔ سو تیرا اپنے دل میں یہ اعتقاد کرنا کہ میں دوسرے سے بہتر ہوں۔ سراسر جہالت ہے بلکہ تجھے مناسب ہے کہ جسے دیکھے اپنے سے بہتر سمجھے اور اپنے نفس پر اُسے فوقیت دے۔ اگر چھوٹے کو دیکھے تو کہے کہ یہ خدا کا نافرمان نہیں ہوا اور میں ہوا ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ مجھ سے اچھا ہے۔ اور جو بڑے کو دیکھے تو کہے کہ یہ پہلے سے خدا کی عبادت کر رہا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مجھ سے بہتر ہے اور جو عالم کو دیکھے تو کہے کہ اسے خدا نے وہ شئے عطا کی ہے جو مجھے نہیں دی اور ایسے رتبہ پر پہونچ گیا کہ میں نہ پہنچا اور جس بات سے کہ میں جاہل ہوں وہ یہ جانتا ہے تو میں کیونکر اس جیسا ہو سکتا ہوں۔ اور جو جاہل ہے تو یہ کہے کہ اس نے جہل کے سبب خدا کی نافرمانی کی اور میں نے جان کر سو مجھ پر خدا کی حجت پورے طور پر ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ میرا خاتمہ کیسا ہو اور اس کا کیسا اور جو کافر ہے تو یہ کہے مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ مسلمان ہو جائے اور خاتمہ نیک عمل پر ہو اور اسلام کے سبب گناہوں سے ایسا باہر آجائے جیساکہ بال آٹے سے۔ رہا میں۔ خدا کی پناہ شاید خدا تعالےٰ مجھے گمراہ کرکے کافر بنا دے اور میرا خاتمہ بُرے عمل پر ہو تو یہ قیامت کے دن مقربین میں سے

Marfat.com

ہوگا اور میں معذبین میں سے سو تیرے دل سے تکبر نہ جائے گا مگر اس طریق سے کہ تو یہ جان جائے کہ بڑا وہی ہے جو خدا کے نزدیک بزرگ ہو اور یہ بات خاتمہ پر موقوف ہے اور وہ مشکوک فیہ سو تجھے خاتمہ کا خوف اس سے روک دیگا کہ مشکوک فیہ کے ساتھ خدا کے بندوں پر تکبر کرے۔ تیرا یقین اور ایمان خالی تیری آئندہ کی تجویز تبدل کے منافی نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ دلوں کا الٹ پلٹ کرنیوالا ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے گمراہ کرے۔ حسد، تکبر ریا، خود پسندی کے بارے میں بہت حدیثیں آئی ہیں۔ تجھے ان میں سے ایک ہی جامع حدیث کفایت کرتی ہے۔ ابن المبارک نے اپنی اسناد سے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ اس نے معاذ سے کہا۔ معاذ! آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کریں جو رسول اللہ صلعم سے سنی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ معاذ اتنا روئے کہ مجھے وہم ہوگیا کہ خاموش نہ ہونگے پھر چپکے ہوئے اور کہا کہ مینے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے جو آپ نے فرمایا اے معاذ میں تجھسے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں کہ اگر تو نے یاد کرلی تو خدا کے ہاں تجھے نفع دیگی۔ اور اگر اسے ضائع کردیا اور حفاظت نہ کی تو خدا کے ہاں قیامت کے دن تیری حجت منقطع ہوجائے گی۔ معاذ! بیشک اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتے پیدا کیے اور ساتوں آسمانوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک ایک فرشتہ دربان مقرر کردیا۔ کرام کاتبین بندہ کے صبح سے شام تک کے عمل جو نور آفتاب کی طرح چمکتے ہیں پہلے آسمان تک لے کر چڑھتے ہیں اور باوجودیکہ ان کو کثیر اور پاک خیال کرتے ہیں تو دربان کرام کاتبین سے کہتا ہے کہ یہ عمل اسی کرنیوالے کے منہ پر مارو میں غیبت کا فرشتہ ہوں مجھے خدا کا حکم ہے کہ لوگوں کی غیبت کرنیوالے کا عمل آگے نہ جانے دوں آپ نے فرمایا کہ پھر کرام کاتبین بندہ کے اور نیک عمل جو ان کے نزدیک پاک اور کثیر ہوتے ہیں لیکر چڑھتے ہیں یہاں تک کہ جب دوسرے آسمان تک پہنچتے ہیں تو وہاں کا دربان کہتا ہے کہ ٹھہر جاؤ۔ اور

Marfat.com

کرنیوالے کے مُنھ پر مارو۔ اُس نے اس عمل سے دُنیوی مال کا ارادہ کیا تھا۔ مجھے خدا کا حکم ہے کہ اسکا عمل آگے نہ جانے دوں۔ کیونکہ یہ شخص مجلسوں میں لوگوں پر فخر کیا کرتا ہے۔ اور میں فخر کا فرشتہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کرام کاتبین بندے کے اور عمل لیکر اوپر چڑھتے ہیں جو نور کی طرح چمکتے ہوتے ہیں یعنی خیرات۔ نماز۔ روزے کہ کرام کاتبین کو بہت خوش اور پسند آتے ہیں وُہ تیسرے آسمان تک لیکر پہونچتے ہیں تو وہاں کا داروغہ کہتا ہے کہ ٹھیرو اور یہ عمل اُسکے کرنیوالے کے مُنھ پر مارو میں تکبر کا فرشتہ ہوں مجھے خدا کا حکم ہے۔ کہ اسکا عمل آگے نہ جانے دوں۔ کیونکہ وہ شخص مجالس میں لوگوں پہ تکبر کیا کرتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ کرام کاتبین بندے کے اور عمل تسبیح۔ نماز۔ روزے۔ حج۔ عمرہ وغیرہ لیکر اوپر چڑھتے ہیں اور وہ روشن ستارہ کی مانند چمکتے اور گونجتے ہوتے ہیں۔ یہانتک کہ جب چوتھے آسمان کے پاس پہنچتے ہیں تو وہاں کا داروغہ کہتا ہے کہ ٹھیرو اور یہ عمل کرنیوالے کے مُنھ اور پُشت اور پیٹ پر مارو میں خودپسندی کا فرشتہ ہوں مجھے خدا کا حکم ہے کہ اسکا عمل آگے نہ جائے۔ کیونکہ یہ شخص عمل کر کے اسمیں خودپسندی کو داخل کردیتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ کرام کاتبین بندے کا اور عمل لیکر پانچویں آسمان تک چڑھتے ہیں گویا وُہ دُلہن ہیں جو شب زفاف میں اپنے شوہر کے پاس جاتی ہے۔ وُہاں کا داروغہ کہتا ہے کہ ٹھہر جاؤ اور یہ عمل اُسی کے مُنھ پر مارو اور اُس کے کندھے پر رکھدو میں حسد کا فرشتہ ہوں یہ شخص علم سیکھنے اور اپنے جیسے عمل کرنیوالے پر حسد کیا کرتا تھا اور جو کوئی لوگوں میں سے خوشحال ہوتا اُس سے حسد کرتا اور عیب جوئی سے پیش آتا ہے۔ مجھے خدا کا حکم ہے کہ اسکا عمل آگے نہ جانے پائے اور آپنے فرمایا کہ بندے کے اور عمل نماز۔ زکوٰۃ۔ حج۔ عمرہ۔ جہاد روزے جو چاند کی مانند چمکتے ہوتے ہیں۔ کرام کاتبین انھیں لیکر چھٹے آسمان تک جاتے ہیں تو

Marfat.com

ان سے وہاں کا داروغہ کہتا ہے کہ ٹھہر جاؤ اور یہ عمل اُسی کے مُنھ پر مارو کیونکہ یہ خدا کے بندوں پر جو بلا یا بیماری میں گرفتار ہوتے تھے کبھی رحم نہیں کرتا تھا بلکہ خوش ہوتا تھا میں رحم کا فرشتہ ہوں مجھے خدا کا حکم ہے کہ اس کا عمل آگے نہ جانے پائے اور آپ نے فرمایا کہ کرام کاتبین بندے کے اور عمل یعنی نماز۔ روزہ۔ نفقہ جہاد۔ تقوےٰ جن کی آواز شہد کی مکھی سی اور روشنی آفتاب کی سی ہوتی ہے مع تین ہزار فرشتوں کے۔ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں تو اُن سے وہاں کا داروغہ کہتا ہے کہ یہ عمل اس کے کرنیوالے کے مُنھ اور اعضا پر مارو اور اُس کے دل پر قفل لگادو۔ جو عمل کہ خدا کے لیئے نہ کیا ہو میں اُس کو آگے جانے سے روک دیتا ہوں۔ اُس شخص نے اپنے عمل سے غیراللہ کا ارادہ کیا تھا یعنی فقہا میں رفعت اور علماء میں تذکرہ اور ملکوں میں شہرت کا۔ مجھے خُدا کا حکم ہے کہ اسکا عمل آگے نہ جانے پائے جو عمل کہ خالص خدا کے لیے نہو وہ ریا ہے۔ خدائیتعالےٰ ریا کرنے والیکا عمل قبُول نہیں کرتا اور آپنے فرمایا کہ کرام کاتبیں بندے کے عمل یعنی نماز۔ زکوٰۃ۔ روزے۔ حج۔ عمرہ۔ خلق حسن۔ خاموشی خدا کی یاد اوپر لیکر چڑھتے ہیں اور اُن کی ہمراہ سات ہزار فرشتے ہوتے ہیں یہاں تک کہ تمام حجاب طے کرتے ہوئے خداوند کریم کے سامنے حاضر ہوکر اُس کے نیک عمل اور خلوص کی شہادت دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم بندے کے عمل لکھنے والے ہو اور میں اُس کے دلکا نگہبان ہوں کہ یہ عمل اُس نے میرے لیے نہیں بلکہ اور کسی کے لیے کیا ہے اُسپر میری پھٹکار سب فرشتے کہتے ہیں اس پر آپ کی لعنت اور نیز ہماری۔ اُس پر ساتوں آسمان اور اُن کے باشندے لعنت کرتے ہیں۔ معاذؓ روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلعم اللہ کے رسول ہیں اور میں معاذؓ میری خلاصی اور نجات کیونکر ہوگی فرمایا میری اقتدا کر۔ اگرچہ تیرے عمل میں نقص ہو۔ معاذ! اپنی زبان کو اپنے بھائی حافظ قرآن کی عیب چینی سے محفوظ رکھ۔ اپنے گناہ اپنے نفس تک

لا دنہ کہ دوسروں پر اپنے نفس کا تزکیہ کرکے اُن کی مذمت نہ کر اپنے نفس کو اُن پر فوقیت نہ دے
دنیوی عمل آخرت کے عمل میں واخل نہ کر اور مجلس میں تکبر نہ کر کہ لوگ تیری بد خلقی سے ڈریں
اور جب تیرے پاس کوئی ہو تو دُوسرے سے سرگوشی مت کر اور لوگوں پر بڑائی کا خواہاں نہ ہو
ورنہ تجھ سے دُنیا اور آخرت کی بھلائی منقطع ہو جائے گی طعن و تشنیع سے لوگوں کی چیر پھاڑ
نہ کر ورنہ قیامت کے دن دوزخ میں جہنم کے کتے تیری چیر پھاڑ کرینگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا معاذ! تو جانتا ہے کہ وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وُہ کیا ہیں فرمایا وُہ دوزخ کے کتے ہیں۔ جو
ہڈیوں سے گوشت کو چھڑاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
ان خصلتوں کی کون طاقت رکھتا ہے اور اُن سے نجات پا سکتا ہے فرمایا معاذ! جسکے لیے خدا
آسان کرے اُسے آسان ہے۔ خالد بن معدان کہتے ہیں کہ جتنی تلاوت قرآن مجید کی حضرت
معاذ کرتے تھے اس حدیث کی وجہ سے میں نے اور کسی کو اتنی تلاوت کرتے ہوئے نہ دیکھا۔ اے
علم کے راغب تجھے ان خصائل میں غور کرنا چاہیے اور جاننا چاہیئے کہ دل میں ان بدخصلتوں
کے مضبوط ہونیکا بہت بڑا سبب یہ ہے کہ فخر اور منافشہ کے لیئے علم حاصل کیا جائے۔ عام آدمی
تو اکثر ان خصلتوں سے بچا ہوا ہے اور جو اپنے آپ کو فقیہ سمجھتا ہے وُہ ان خصلتوں کا نشانہ
بنا ہوا ہے اور ان ہی خبائث کے سبب معرض ہلاکت میں ہے۔ اب تو دیکھ کہ کونسا امر
اہم ہے آیا یہ کہ ان ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچنے کی کیفیت سیکھے اور اپنے دل کی اصلاح
اور آخرت کی آبادی میں کوشش کرے یا یہ اہم ہے کہ بحث کرنیوالوں کے ساتھ بحث کرے
اور علم سے اس چیز کو حاصل کرے کہ جو غرور۔ ریا۔ حسد۔ عجب کی زیادتی کا سبب ہو یہانتک کہ
تو ہلاک ہونیوالوں کے ساتھ ہلاک ہو۔ اب تجھے جاننا چاہیئے کہ تینوں خصلتیں دل کی مہات

Marfat.com

خباثت میں سے ہیں اور ان کے پیدا ہونیکا سبب ایک ہی ہے اور وہ دُنیا کی محبت ہے
اسی واسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دُنیا کی محبت ہر ایک گناہ کی جڑ ہے اور یہ بھی آیا ہے
کہ دُنیا مزرعہ آخرت ہے سو جس نے دُنیا میں سے بقدر ضرورت اخذ کیا اور اُسے آخرت کا
مددگار بنایا تو دُنیا اُس کے حق میں مزرعہ آخرت ہے اور جس نے دُنیا سے تنعم کا ارادہ کیا تو وہ
اُس کی مُہلک ہے یہ تقوے کا علم ظاہر میں تھوڑا سا ٹکڑا ہے اور بدایۃ الہدایہ ہے سو اگر تو
اپنے نفس کا اِس میں تجربہ کریگا اور وہ اِس میں تیرا مطیع رہے گا تو تجھے کتاب احیاء العلوم
دیکھنی چاہیئے تاکہ تجھے باطنی تقوے کیطرف پہونچنے کی کیفیت معلوم ہو جائے سو جب تیرا
اندرونِ دل تقوے سے آباد ہو جائے گا۔ اِس وقت وہ پردے جو تیرے اور خدا کے درمیان
ہیں سب مرتفع ہو جائیں گے اور معرفت کے انوار منکشف ہونگے اور حکمت کے چشمے دِل سے
بہ نکلیں گے۔ ملک اور ملکوت کے اسرار تجھ پر ظاہر ہونگے اور تجھے وہ علوم میسر ہونگے جن کے
سبب تو اِن جدید علوم کو کہ صحابہ اور تابعینؓ کے زمانہ میں مذکور نہ تھے حقیر جانیگا اور جو تو قیل و
قال اور جھگڑے اور جدال سے علم حاصل کرتا ہے تو بہت بڑی مُصیبت اور طول طویل رنج اُٹھاتا
ہے اور تو کتنے بڑے نقصان اور زیان میں ہے۔ سو جو چاہے عمل کر۔ کیونکہ دُنیا جس کو دین کے
ذریعہ سے طلب کرتا ہے تجھے صحیح و سلامت حاصل نہ ہوگی۔ اور آخرت تجھ سے سلب
ہوجائے گی اور جس نے دُنیا کو دین سے طلب کیا اُس لے دونوں میں نقصان اوٹھایا اور
جس نے دُنیا کو دین کے لیئے ترک کیا اُس نے دونوں میں نفع اوٹھایا یہ ہیں ہدایت کے
جُملے جو خدا سے مُعاملہ کرنیکا ابتدائی رستہ اُس کے احکام ماننے اور ممنوعات سے بچنے کا
بتاتے ہیں۔ اب ہم تجھے وہ آداب بتاتے ہیں۔ جن سے تو اپنے نفس کا مواخذہ کرے
اُن مُعاملات میں جو تجھے خدا کے بندوں اور دُنیا میں اُن کے ساتھ رہ کر کرنے چاہئیں؛

Marfat.com

ذخیرہ

خدائے تعالیٰ کیساتھ آداب صحبت و معاشرت اور نیز مخلوق کیساتھ معاملات کا بیان

جاننا چاہیئے کہ تیرا وہ ساتھی جو تجھ سے حضر و سفر، نیند و بیداری بلکہ حیات اور موت میں جدا نہیں ہوتا۔ وہ تیرا پروردگار، سردار، آقا، خالق ہے۔ تو جب اُسے یاد کرے وہ تیرا ہم نشین ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کوئی مجھے یاد کرتا ہے میں اسکا ہم نشین ہوتا ہوں اور جب تیرا دل دین کی تقصیرات میں غم کھا کر شکستہ ہو تو وہ تیرا ساتھی اور ہمنشین ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں اُن کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میرے سبب شکستہ ہوتے ہیں۔ اگر تجھے اُس کی معرفت کما حقہ معلوم ہوگئی تو اُسے اپنا دوست بنالے اور مخلوق کو ایک طرف چھوڑ دے۔ اگر تمام اوقات میں تو اُس پر قادر نہ ہو تو رات اور دن میں تجھے ایک وقت ایسا نکالنا چاہیئے جس میں اپنے مولیٰ کیساتھ خلوت پذیر ہو کر مناجات کر کے اُس کے ساتھ تلذذ حاصل کرلے۔ اس وقت تجھے خدائے تعالےٰ کے آداب صحبت سیکھنے ضرور ہیں اور وہ یہ ہیں۔ سرنگون رہنا۔ آنکھ کا پست کرنا۔ ہمت کا جمع کرنا۔ ہمیشہ خاموش رہنا۔ جوارح کا مطمئن رہنا۔ حکم بجالانے میں جلدی کرنا۔ منہیات کا ترک کرنا تقدیر پر اعتراض نہ کرنا۔ ذکر اور فکر کی ملازمت کرنا۔ حق کو باطل پر ترجیح دینا۔ مخلوق سے مایوس ہونا۔ ہیبت کے تحت متواضع ہونا۔ حیا کے تحت میں منکسر ہونا۔ ضمانت خداوندی پر اعتماد کر کے کسب کی حیلوں سے مطمئن رہنا اور حسن اختیار کی معرفت کیساتھ خدا کے فضل پر بھروسا کرنا چاہیئے کہ یہ سب آداب رات اور دن تیرا لباس ہوں۔ کیونکہ اُس ذات پاک

Marfat.com

کی صحبت کے آداب ہیں جو تجھ سے کسی وقت جدا نہیں ہوتے اور خلق بعض اوقات تجھ سے جدا ہو جاتی ہے۔ اور جو تو عالم ہے تو علم کے سترہ آداب ہیں۔ مصیبت کی برداشت لزوم بردباری۔ دبدبہ کے ساتھ بطریق وقار۔ سرنگوں ہو کر بیٹھنا۔ لوگوں پر تکبر کرنے سے بچنا مگر ظالموں پر ظلم سے ڈرانے کی غرض سے ہو تو خیر۔ محفلوں اور مجلسوں میں تواضع کو اختیار کرنا۔ ہنسی اور مزاح کو ترک کرنا۔ متعلّم سے نرمی کرنا لاابالی افعال کی جزا میں درنگ کرنا اور غبی کی حسن ارشاد اور غصّہ کو ترک کر کے اصلاح کرنا اور تکبّر کو چھوڑنا یعنی یہ کہنا کہ میں نہیں جانتا اور ہمّت کو سائل کی طرف صرف کرنا اور اس کے سوال کا سمجھنا۔ حجت کو قبول کرنا۔ بیہودہ بات سے رجوع کر کے حق بات کو تسلیم کرنا۔ طالب علم کو اس علم سے روکنا جو اسے نقصان پہنچائے اور اس بات پر جھڑکنا کہ نافع علم چھوڑ کر غیر وجہ اللہ کی تحصیل کا ارادہ کرے۔ نیز شاگرد کو اس بات سے روکنا کہ اپنے آپ کو فرض کفایہ میں مشغول رکھے اس سے پیشتر کہ فرض عین سے فراغت پائے۔ اسکے لئے فرض عین یہ ہے کہ ظاہر و باطن کو تقویٰ سے آراستہ کرے اور سب سے پہلے تقویٰ سے اپنے نفس کا مواخذہ کرے تاکہ شاگرد اوّلاً اس کے اعمال کی اقتدا کرے اور ثانیاً اس کے اقوال سے مستفید ہو۔ اور اگر تو متعلم ہو تو وہ ادب کر جو شاگرد کو استاد سے کرنا چاہیئے یعنی یہ کہ اسکو سلام پہلے کرے اور اس کے سامنے گفتگو بہت کم کرے اور ایسی بات نہ کرے کہ جو استاد نے دریافت نہ کی ہو اور ایسی بات دریافت نہ کرے جس کی پہلے اجازت نہ لے اور اسکے قول کے معارضہ میں یہ نہ کہے کہ فلاں شخص آپ کے خلاف کہتا ہے اور اس کی رائے کے خلاف اشارہ نہ کرے۔ اور نہ یہ خیال کرے کہ استاد سے کوئی زیادہ جانتا ہے اور اس کی مجلس میں اپنے ہمنشین سے مشورہ

Marfat.com

نہ کرے اور نہ اِدھر اُدھر اِلتفات کرے۔ بلکہ سرنگون۔ خاموش۔ ادب سے بیٹھے کہ گویا نماز میں ہے اور اُس کی تکلیف کے وقت اُس سے بہت سی بات چیت نہ کرے اور جب اُٹھے تو اُسکے لیئے کھڑا ہو جائے۔ کلام اور سوال کی غرض سے اُس کے پیچھے نہ جاوے اور راستہ میں اُس سے کوئی بات نہ پُوچھے جب تک کہ گھر نہ پہونچے اور اُسکے ظاہر افعال پر بدگمان ہو کر اُسکا منکر نہ ہو کہ وہ اسرار کی باتوں کو خوب جانتا ہے اور اس وقت وُہ قول یاد کر جو موسےٰ نے حضرت خضر علیہ السّلام سے کہا تھا اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا یعنی تو نے کشتی کو اس لیئے توڑا ہے کہ اہل کشتی کو ڈبو وے۔ تُو نے بہت بُری بات کی۔ اور ہونا موسیٰؑ کا انکار کرنے میں خطا پر ظاہر پر اِعتماد کرکے اور اگر تیرے والدین ہوں تو وُہ ادب کر جو اولاد کو ماں باپ کے ساتھ کرنا چاہیئے یعنی اُن کی بات کو سُننا اور اُن کے کھڑا ہونے سے کھڑا ہونا اور اُنکے حکم کو بجالانا اور اُن کے آگے آگے نہ چلے اور اپنی آواز اُن کی آواز سے بلند نہ کرے اور اُن کے پکارنے پر یہ کہے کہ حاضر ہوں اور اُن کی مرضی کا حریص رہے۔ اور اُن کے لیئے اپنے بازو پست رکھے۔ اُن کے حکم بجالانے اور نیکی کرکے احسان نہ جتلائے اور غُصّہ سے اُن کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اُن کے سامنے ترشروئی کرے اور بغیر اِن کی اجازت کے سفر نہ کرے جاننا چاہیئے کہ ان کے بعد لوگ تیرے حق میں تین قسم پر ہیں۔ دوست[۱]۔ واقف[۲]۔ نامعلوم[۳] پس اگر تو عوام مجہولین سے آزمایا جاوے تو اُنکا ادب مجلس یہ ہے کہ اُن کی باتوں میں خوض نہ کرے اور اُن کے اخبار کیطرف کان نہ لگائے اور اُن کے بدالفاظ سے غافل رہے اور کثرت ملاقات اور نیز اُن کی طرف حاجت لینے سے پرہیز کرے اور اُنہیں منکرات پر لطف و نصیحت سے متنبہ کرنا جبکہ اُن سے ماننے کی امید ہو اور دوستوں کے بارے میں تجھے دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ایک یہ کہ اوّلاً صحبت اور دوستی کے شرائط کو طلب کر اور نہ بھائی بنا مگر اُس شخص کو کہ

جو بھائی بندی اور دوستی کے لائق ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ ۔ یعنے ہرایک آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے سو تم میں سے ہرایک کو چاہئے کہ خوب غور کرلے کہ کس کو دوست بناتا ہے پس جب تو رفیق طلب کرے کہ تحصیل علم میں تیرا شریک ہو اور امر دین و دُنیا میں تیرا ساتھی ہو تو تجھے اُسمیں پانچ خصلتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

پہلی خصلت یہ کہ اُس میں عقل ہو اگر عقل نہ ہوئی اور بیوقوف ہُوا تو اُس کی صحبت میں بھلائی نہیں۔ اُسکا انجام وحشت اور انقطاع کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اسکا نہایت سے نہایت عمدہ حال یہ ہے کہ تجھے نفع پہنچانے کی حالت میں نقصان پہنچائے گا۔ اور عقلمند دشمن بیوقوف دوست سے بہتر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اشعار

وَلَا تَصْحَبْ اَخَا الْجَهْلِ ✦ وَاِیَّاکَ وَاِیَّاہُ ✧ فَکَمْ مِنْ جَاهِلٍ اَرْدٰی ✦ حَلِیْمًا حِیْنَ وَاخَاہُ

یُقَاسُ الْمَرْءُ بِالْمَرْءِ ✦ اِذَا مَا هُوَ مَا شَاہُ ✦ وَلِلشَّیْءِ عَلَی الشَّیْءِ ✦ مَقَایِیْسُ وَاَشْبَاہُ

وَلِلْقَلْبِ عَلَی الْقَلْبِ ✦ دَلِیْلٌ حِیْنَ یَلْقَاہُ

ترجمہ (۱) جاہل کو بھائی نہ بنا اور اپنے آپ کو اُس سے بچا۔ (۲) بہت سے جاہل حلیم کو ہلاک کردیتے ہیں جبکہ اُس سے بھائی بندی کرتے ہیں۔ (۳) ایک آدمی کا دوسرے پر قیاس کیا جاتا ہے۔ جبکہ وُہ اُسے چاہتا ہے (۴) ایک شئے کا دُوسری شئے پر قیاس اور شبہ ہوتا ہے (۵) ایک دل دُوسرے دِل پر دلیل ہوتا ہے۔ جبکہ وُہ اس سے ملتا ہے۔

دُوسری خصلت حسن خلقی ہے سو بدخلق کا مصاحب نہ بن۔ کیونکہ بدخلق غصہ اور شہوت کے وقت اپنے نفس کا مالک نہیں رہتا اور اس کو علقمہ عطاروی رحمۃ اللہ نے ان وصیتوں میں جمع کیا ہے جو کہ وفات کے وقت اپنے بیٹے کو کی تھیں کہ بیٹا جبکہ تو کسی کا

Marfat.com

ہم صحبت ہونا چاہے تو ایسے شخص کا رفیق بن کہ جب تو اُس کی خدمت کرے تو تیری حفاظت کرے اور اگر تو رفاقت اختیار کرے تو تجھے زینت دے اور جب تجھے مؤنت عاجز کر دے تو تیری مؤنت کو اُٹھائے اور ایسے شخص کے ساتھ رہ کہ جب تو بھلائی کے لیے ہاتھ پھیلائے تو وہ بھی پھیلائے۔ اور جو تجھ سے کوئی نیکی دیکھے تو اُسے شمار کرے اور جو بدی دیکھے تو اُسے روک دے یعنی ظاہر نہ ہونے دے اور ایسے شخص کے ساتھ رہ کہ اگر تو کوئی بات کہے تو تیری تصدیق کرے اور جو تو کسی کام کا قصد کرے تو تجھے مدد دے اور جو کسی سے تنازع ہو تو تجھے ترجیح دے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ اشعار

اِنَّ اَخَاكَ الْحَقَّ مَنْ كَانَ مَعَكْ ... وَمَنْ يَّضُرُّ نَفْسَهٗ لِيَنْفَعَكْ

وَمَنْ اِذَا رَيْبُ الزَّمَانِ صَدَّعَكْ ... شَتَّتَ فِيْكَ شَمْلَهٗ لِيَجْمَعَكْ

بیشک سچا دوست وہ ہے جو تیرے ساتھ ہو اور وہ کہ تیری نفع رسانی کے لیے اپنے نفس کو تکلیف دے اور وہ کہ جب زمانہ کے حوادث تجھے صدمہ پہنچائیں تو تیری جمعیت کی خاطر اپنی جمعیت کو پراگندہ کرے۔

تیسری خصلت نکوکاری۔ سو اُس فاسق کا دوست نہ بن جو کبیرہ گناہوں پر اصرار کرنیوالا ہو۔ کیونکہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے کبیرہ گناہوں پر اصرار نہیں کیا کرتا اور جو خدا سے نہیں ڈرتا اُس کی بدی سے امن نہیں بلکہ احوال اور اعراض کے تغیر سے وہ متغیر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلعم سے فرمایا ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ یعنی اے نبی صلعم اُس شخص کی اطاعت نہ کر جسکا دل ہماری یاد سے غافل ہے اور اپنی خواہش کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ لہذا فاسق کی صحبت سے بچ کیونکہ بدکار کا دیکھنا اور ہمیشہ گناہوں میں رہنا تیرے دل سے گناہ کی کراہیت کو دور کر دیتا ہے

Marfat.com

اور اُس کے حال کو تجہیر آسان کرتا ہے اور اسی لیے لوگ غیبت سے مالوف ہیں اس لیے اُسکا گناہ دلوں پر ہلکا ہے اور اگر کسی فقیہ کو ریشمی کپڑا یا سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھ پائیں تو اُن کو نہایت بُرا معلوم ہو باوجودیکہ غیبت اس سے بھی زیادہ بُری ہے۔

چوتھی خصلت حریص کا دوست نہ بن کیونکہ دُنیا کے حریص کی صحبت زہر قاتل ہے۔ اس واسطے کہ طبیعتیں اُس کے ساتھ اقتدار کرنے اور تشبّہ پر پیدا کی گئی ہیں بلکہ ایک طبیعت دوسری طبیعت سے اس طرح کے ساتھ سرقہ کرتی ہے کہ علم نہیں ہوتا پس حریص کی صحبت تیری حرص کو بڑھائے گی اور زاہد کے پاس بیٹھنے سے تیرا زہد بڑھیگا

پانچویں خصلت صدق ہے سو جھوٹے کا دوست نہ بن کیونکہ تو اُس سے دھوکہ میں رہے گا کیونکہ وُہ چمکتے ریت کی مثل تجھ سے بعید کو قریب اور قریب کو بعید کردیگا۔ شاید تو اِن خصلتوں کا اُٹھانیوالا مدارس اور مساجد کے رہنے والوں میں نہ پائے۔ تجھے دو باتوں میں سے ایک ضرور کرنی چاہیئے یا گوشہ نشینی اور تنہائی کیونکہ اس میں تیری سلامتی ہے۔ یا یہ کہ تیرا ملنا جلنا اپنے شرکاء سے بقدر اُن کی خصلتوں کے اس طور پر ہو کہ تو جان جائے۔ **کہ تین طرح کے بھائی ہوتے ہیں ایک بھائی** تو تیری آخرت کا ہے۔ اس میں تو تجھے دین ہی کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور دوسرا دُنیا کا اُس کے لیے تجھے حسن خلق کا خیال رکھنا چاہیئے اور تیسرا بھائی جس سے تو اُنس کرے تو اُس کی نسبت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اُس کی شرارت اور فتنہ اور خباثت سے سلامت رہے۔ **اور لوگ تین قسم کے ہیں** اُن میں سے ایک کی کہاوت تو غذا کی سی ہے کہ اُس سے استغنا نہیں ہوتی۔ اور دوسری کی کہاوت دوا کی سی ہے کہ جس کی کبھی تو ضرورت ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ اور تیسرے کی کہاوت بیماری کی سی ہے کہ جس کی بالکل کبھی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن انسان اُس میں کبھی گرفتار

Marfat.com

ہوجاتا ہے یہ وہ شخص ہے کہ جس کی دوستی سے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے شخص کی مدارات اُس کی شرارت سے بچنے کی غرض سے واجب ہے اور ایسے شخص کے مشاہدہ میں بہت بڑا فائدہ ہے۔ بشرطیکہ تو واقف ہوجائے وہ یہ ہے کہ اُس کے خبیث احوال اور افعال جو تجھے بُرے معلوم ہوتے ہوں اُن کا ملاحظہ کرکے اجتناب کرے۔ نیک وہی ہے جو دوسرے کو دیکھکر نصیحت پذیر ہو۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے حضرت عیسیٰؑ سے کسی نے کہا آپ کو کس نے ادب دیا۔ فرمایا مجھے کسی نے ادب نہیں دیا۔ لیکن جاہل کی جہالت کو دیکھکر اُس سے بچتا رہا ہوں۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ ایسی باتوں سے بچیں جو دوسروں سے بُری معلوم ہوتی ہیں تو اُن کا ادب کامل ہوجائے اور ادب دینے والوں سے بے پروا ہوں **(دوسرا وظیفہ دوستی کے حقوق ہیں)** پس جبکہ تجھ میں اور تیرے شریک میں دوستی منعقد اور منتظم ہوجائے تو تجھے عقد دوستی کے حقوق کی رعایت واجب ہے اور اُنپر قائم رہنا آداب میں سے ہے اور نبی صلعم نے دو بھائیوں کی مثال دو ہاتھوں کی سی بیان کی ہے کہ ایک دوسرے کو دھلاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیستان میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں سے دو مسواکیں کاٹیں کہ ایک سیدھی تھی دوسری ٹیڑھی اور آپ کے ساتھ ایک صحابی تھا تو آپ نے سیدھی اُسکو دیدی اور ٹیڑھی اپنے لیئے رکھ لی۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ سیدھی مسواک کا حق بہ نسبت میرے آپ کو زیادہ ہے۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کا رفیق ہو۔ اگرچہ ایک ہی گھنٹہ اُس کے ساتھ رہا ہو تو صحبت کی نسبت اُس سے پُوچھا جائیگا کہ خدا تعالےٰ کا حق ادا کیا یا ضائع کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کبھی دو آدمی ہم صحبت ہوئے تو اُن دونوں میں سے خدا کو زیادہ محبوب

Marfat.com

وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی سے پیش آئے (صحبت کے آداب) باوجود اپنی حاجت کے دُوسرے کو مال دینا اگر یہ نہ ہو سکے تو زائد عن الحاجت ضرورت کیوقت خرچ کرنا اور دوڑکر حاجتوں میں بدنی اعانت کرنا بغیر اسکے کہ حاجت کی التماس کرے اور بھید کو چھپانا اور نیز عیب کو اور ایسی بات کے پہنچانے سے سکوت کرنا جو اُس کو بُری معلوم ہو یعنی جو لوگ اُسکی مذمت کریں اور اُس بات کو پہونچانا جو اُسے خوش آئے یعنی لوگوں کا اُس کو اچھا کہنا اور بات کے وقت اُس کی طرف کان لگانا اور اُس میں جھگڑا نہ کرنا اور ایسے نام سے اُس کو پکارنا جو اُسے زیادہ محبُوب ہو اور اُن خوبیوں سے اُسکی ثنا کرنی جو کہ معلوم ہوں اور اُس کے سامنے اُسکے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور پسِ پُشت جو اُس کی آبرو کے درپے ہو اُسکو دفع کرنا جیسا کہ اپنے سے کسی کو کیا کرتا ہے اور نرمی اور تعریض یعنے اشارہ سے اُسے نصیحت کرے جبکہ اُس کی ضرورت ہو اور اُس کی لغزش اور بیہودگی سے درگذر کرے اور اُس پر سرزنش نہ کرے اور خلوت میں اُس کے لیئے دعا کرے۔ حالتِ حیات اور نیز مرنے کے بعد اُس کے اہل اور اقربا کے ساتھ اچھی طرح وفا کرے۔ اور اپنی طرف سے اُس کی تخفیف کا خیال رکھے اپنے کام کی تکلیف نہ دے اور مہمات سے اُس کے دل کو راحت دے اور اِن تمام مباحات سے فرحت ظاہر کرے جو اُسے خوش کریں اور اس کی مُصیبتوں سے غم اور جو کچھ اُس کے سامنے ظاہر کرتا ہے وہی دل میں رکھے۔ سرّاً و علانیہ اُسکی دوستی میں سچا ہو اور یہ کہ سامنے سے آتے وقت پہلے سلام کرے اور مجلس میں اسے وسعت دے اور اُسکے اُٹھنے کے وقت مکان سے نکلکر اُسکے ساتھ ساتھ ہولے اور اُس کی بات کے وقت خاموش رہے یہاں تک کہ اُس سے فراغت پائے اور اُسکے کلام میں دخل نہ دے خلاصہ یہ کہ اُس کے ساتھ وُہ مُعاملہ کرے جو اپنے لیئے پسند کرتا ہے سو جو اپنے بھائی کیلیئے

Marfat.com

وُہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو اُس کی بھائی بندی نفاق ہے۔ دنیا اور آخرت میں وبال ہوگی یہ تیرا ادب عوام مجہولین اور نیز بھائی بند دوستوں کے حق میں ہے تیسری قسم یعنی وُہ لوگ جن سے تعارف ہے اُن سے حذر کرتا رہ۔ کیونکہ تو اُنہی سے شرارت دیکھے گا جو تجھے پہچانتا ہے لیکن دوست تیری اہانت کریگا۔ بہرحال مجہول تجھ سے تعرض نہ کریگا۔ شرارت تو واقفین سے ہے جو زبانوں سے دوستی ظاہر کرتے ہیں۔ اس لیئے شخص واقف سے حتی المقدور کم مل اور جو تجھے اُن سے مدرسہ یا مسجد جامع یا شہر یا بازار میں ملنے کا اتفاق ہو تو تجھے واجب ہے کہ اُن میں سے کسی کو حقارت سے نہ دیکھے۔ کیونکہ تجھے معلوم نہیں کہ شاید وُہ تجھ سے بہتر ہو اور نہ دُنیا کے اعتبار سے اُنھیں تعظیم کی آنکھ سے دیکھ ورنہ تو ہلاک ہو جائیگا کیونکہ دُنیا اور جو کچھ اُس میں ہے خدا کے نزدیک ذرا سی شئے ہے اور جبکہ دُنیا والے تیرے دل میں بڑے ہو گئے تو تو خدا کی آنکھ سے گر گیا۔ اور اس سے بچتا رہ کہ اپنا دین اُن کے لیئے اس غرض سے صرف کرے کہ اُن کی دُنیا سے کچھ وصول کرے سو جس نے یہ بات کی وُہ اُنکی آنکھوں میں ذلیل ہو گیا اور پھر دُنیا سے بے نصیب رہا۔ اور جو وُہ تجھ سے دشمنی کریں تو عداوت سے اُن کا مُقابلہ نہ کر۔ کیونکہ تو اُن کی مکافات پر صبر نہ کر سکے گا۔ لہذا اُنکی عداوت میں تیرا دین جاتا رہیگا اور اُن کے ساتھ تیری مشقت طول پکڑ جائے گی اور جس حالت میں کہ تیری عزت اور بالمشافہ تعریف اور اظہار دوستی کریں تو اُن کی طرف مائل نہ ہو اس لیئے کہ اگر تو اُس کی حقیقت طلب کریگا تو سو میں سے ایک بھی نہ پائیگا اور یہ طمع نہ کر کہ پوشیدہ اور ظاہر میں کوئی تیرا ہو۔ اور اگر پس پُشت تیری عیب چینی کریں تو تعجب نہ کر اور نہ خفقے ہو۔ اس لیئے کہ اگر تو انصاف کریگا تو ایسی بات اپنے میں پائے گا یہانتک کہ دوستوں اور اقربا بلکہ اپنے اُستاد اور والدین میں پائیگا بیشک تو اُن کے پس پُشت ایسی بات ذکر کرتا ہے جو بالمشافہ

اُن سے نہیں کہتا اس لیئے اُن کے مال اور جاہ اور مدد سے طمع کو اُٹھالے۔ کیونکہ طامع غالباً انجام کار خائب اور محرُوم رہتا ہے سو جب تو کسی سے حاجت کا سوال کرے اور وُہ اُسے پُورا کر دے تو اللہ تعالےٰ اور اُسکا شکر گذار ہو اور اگر کوتاہی کرے تو اُسے عتاب نہ کر اور نہ شکوہ ورنہ یہی عداوت ہو جائے گی اور اُس مومن کی مانند ہو جو کہ طالب عذر ہوتا ہے اور اُس منافق جیسا نہ بن کہ جو عیُوب کی تلاش میں رہتا ہے اور یہ جان کہ کہ شاید اُسنے کسی عذر کے سبب کوتاہی کی ہے جس کی مجھے خبر نہیں اور اُنمیں سے کسی کے ساتھ کسی طرح کا کوئی گمان نہ کر جبتک کہ قبُول کرنیکا نشان اوّلاً نہ دیکھ لے ورنہ وہ تیری بات نہ سُنیگا اور دشمن ہو جائیگا۔ سو جب لوگ کسی مسئلہ میں خطا کریں اور ہر ایک آدمی سے سیکھنے کو عار سمجھیں تو اُنکو تعلیم نہ کر کیونکہ وُہ تجھسے علم حاصل کر کے تیرے ہی دشمن ہو جائیں گے۔ ہاں اگر یہ گُناہ کے متعلق ہو جس کو وُہ جہالت کے سبب حاصل کر رہے ہوں تو نرمی سے بغیر سختی کے حق بات کو بیان کر دے اور جب تو اُن سے کوئی عزت اور بھلائی دیکھے تو خدا کا شکر کر کہ جسنے اُن کے دلوں میں تیری محبت ڈالدی اور اگر بدی دیکھے تو اُن کے مُعاملہ کو خدا کے سپُرد کر دے اور اُن کی شرارت سے خدا کے ساتھ پناہ لے اور سرزنش نہ کر اور اُن سے یہ بھی نہ کہہ تم لوگ میرا حق کیوں نہیں پہچانتے اور میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں اور میں تمام علوم میں فاضل ہوں کیونکہ یہ بیوقوفوں کا کلام ہے اور پرلے درجہ کا وہ احمق ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ اور اُس کی ثنا کرے۔ جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اُن کو تجھ پر مُسلّط نہیں کریگا۔ مگر تیرے کسی گذشتہ گناہ کے سبب لہذا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مُعافی مانگ اور جاننا چاہیئے کہ یہ تجھپر خدا تعالیٰ کی طرف سے عقوبت ہے اور تو اُن کے درمیان ایسا ہو کہ اُن کے حق کی سماعت کرے اور اُنکی جھُوٹی باتوں سے بہرا اور اُنکی خوبیاں کا

Marfat.com

ذکر کرنے والا اور اُن کی بدیوں سے خاموش رہنے والا ہو اور اپنے زمانہ کے فقہا کی مخالطت سے بچتا رہ خصوصاً اُن سے کہ جو مخالفت اور جھگڑے میں مشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ وُہ حسد کی وجہ سے تجھ پر زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں اور کئی طرح کی بدگمانیاں اور تیرے سامنے تجھ پر آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں اور اپنی عیش وعشرت میں تیری لغزشوں کا شمار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے غصّوں اور مناظروں میں تجھے اُن کے سبب پیشانی کے بل پچھاڑ دیتے ہیں۔ وُہ نہ تیری لغزش کو مُعاف کرینگے اور نہ تیری پردہ پوشی کریں گے بلکہ تیری بڑی چھوٹی بات کا محاسبہ از قلیل وکثیر پر حسد کر کے اپنے بھائی بندوں کو تیری چغلخوری اور بُہتان پر آمادہ کریں گے۔ اگر خوش ہونگے تو ظاہر میں چاپلوسی کریں گے اور اگر ناخوش ہونگے تو اُن کا باطن حمق سے پُر ہوگا۔

ظاہر کپڑے اور اندرون بھیڑیئے یہ اُن کا حکم ہے کہ جن کے مُشاہدے کا تجھے اکثر یقین ہوا ہوگا۔ مگر جس کو کہ اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا۔ لہذا اُن کی صحبت میں خسران اور معاشرت میں رسوائی ہے یہ اُن لوگوں کا حال ہے جو کہ تجھ سے دوستی ظاہر کرتے ہیں پس اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو کھُلم کھلا عداوت رکھتے ہیں۔ قاضی ابن معروف نے کہا ہے۔ (اشعار)

فَاحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً ۔ وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ أَلْفَ مَرَّه

فَلَرُبَّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيقُ ۔ فَكَانَ أَعْرَفَ بِالْمَضَرَّه

(۱) اپنے دشمن سے ایک مرتبہ ڈر اور دوست سے ہزار مرتبہ۔ (۲) کبھی دوست بدلجاتا ہے تو وُہ زیان سے خوب ماہر ہوتا ہے۔ اور اسی بارہ میں کسی نے کہا ہے۔ (اشعار)

عَدُوُّكَ مِنْ صَدِيقِكَ مُسْتَفَادٌ ۔ فَلَا تَسْتَكْثِرَنَّ مِنَ الصِّحَابِ

فَإِنَّ الدَّاءَ أَكْثَرُ مَا تَرَاهُ ۔ يَكُونُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

Marfat.com

(۱) تیرا دشمن تیرے دوستوں سے بنے گا۔ اس لیئے دوست بہت نہ بنا۔ (۲) کیونکہ بیماریاں جو تو دیکھتا ہے اکثر کھانے اور پینے سے پیدا ہوتی ہیں اور ایسا ہو جا جیسا کہ ہلال بن علا نے کہا ہے۔ (اشعار)

(۱) لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ اَحْقِدْ عَلٰی اَحَدٍ ۔۔۔ اَرَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَاتِ

(۲) اِنِّیْ اُحَیِّیْ عَدُوِّیْ عِنْدَ رُؤْیَتِهٖ ۔۔۔ اَدْفَعُ الشَّرَّ عَنِّیْ بِالتَّحِیَّاتِ۔

(۳) وَاُظْهِرُ الْبِشْرَ لِلْاِنْسَانِ اُبْغِضُهٗ ۔۔۔ کَاَنَّهٗ قَدْ مَلَا قَلْبِیْ مَسَرَّاتِ

(۴) وَلَسْتُ اَسْلَمُ مِمَّنْ لَسْتُ اَعْرِفُهٗ ۔۔۔ فَکَیْفَ اَسْلَمُ مِنْ اَهْلِ الْمَوَدَّاتِ

(۵) اَلنَّاسُ دَاءٌ دَوَاهُ الْمَحْضُ تَرْکُهُمُ ۔۔۔ وَفِی الْجَفَا لَهُمْ قَطْعُ الْاُخُوَّاتِ

(۶) فَسَالِمِ النَّاسَ تَسْلَمْ مِنْ غَوَائِلِهِمْ ۔۔۔ وَکُنْ حَرِیْصًا عَلٰی کَسْبِ الْمَوَدَّاتِ

(۷) وَخَالِقِ النَّاسَ وَاصْبِرْ مَا بُلِیْتَ بِهِمْ ۔۔۔ اَصَمَّ اَبْکَمَ اَعْمٰی ذَا تَقِیَّاتِ

(۱) جب میں نے درگذر کی اور کسی پر کینہ نہ کیا تو میں نے اپنے نفس کو عداوت کے رنج سے راحت دی۔ (۲) میں اپنے دشمن کو ملاقات کے وقت اس لیئے سلام کرتا ہوں کہ سلام کے ذریعہ سے شرارت اپنے سے دفع کروں۔ (۳) میں اپنے دشمن کے لیئے ایسی خوشی ظاہر کرتا ہوں۔ کہ گویا میرے دل کو مسرت سے بھر دیا۔ (۴) میں جبکہ ناواقفوں کی شرارت سے نہیں بچتا۔ تو بھلا دوستوں کی شرارت سے کس طرح سلامت رہوں گا۔ (۵) لوگ بیماری کی مثل ہیں۔ ان کا چھوڑنا محض دوا ہے اور ان پر جفا کرنے میں بھائی بندی کا قطع کرنا ہے۔ (۶) لوگوں کو سلامت رکھ ان کے مصائب سے تو سلامت رہیگا۔ اور دوستی کے حاصل کرنیکا حریص ہو۔ (۷) لوگوں کے ساتھ خلق سے مل اور ان کی مصیبتوں پر بہرا۔ گونگا۔ اندھا پرہیزگار بنکر صبر کر۔ اور نیز ایسا ہو جیسا کہ کسی حکیم نے کہا ہے کہ اپنے

Marfat.com

دوست اور دشمن سے خوش رُو ہو کر مل۔ بغیر ذلّت اور ان کے دبدبہ کے اور توقیر کر بغیر تکبر کے اور تواضع بغیر ذلّت کے اور اپنے تمام امور میں وسط کو اختیار کر۔ کیونکہ امور کی ہر دو طرفین مذموم ہیں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ (اشعار)

(۱) عَلَیْکَ بِاَوْسَاطِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّھَا طَرِیْقٌ اِلٰی نَھْجِ الصِّرَاطِ قَوِیْمٗ

(۲) وَلَا تَکُ فِیْھَا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا فَاِنَّ کِلَا حَالِ الْاُمُوْرِ ذَمِیْمٗ

(۱) امور کے وسط کو لازم پکڑ۔ کیونکہ یہی سیدھی راہ ہے۔ (۲) اور ان میں افراط یا تفریط مت کر کیونکہ امور میں یہ دونوں حال مذموم ہیں۔ اور اپنے مونڈھوں کو تکبر سے نہ دیکھ۔ اور نہ ادھر ادھر کثرت سے دیکھ اور لوگوں کی جماعت پر کھڑا نہ ہو۔ اور جب کسی مجلس میں بیٹھ تو اونچا ہو کر نہ بیٹھ۔ انگلیوں کے چٹخانے اور ڈاڑھی اور انگوٹھی کے ساتھ کھیلنے اور دانتوں کے خلال کرنے اور ناک میں انگلیاں ڈالنے اور کثرت سے تھوکنے اور ناک سے رینٹھ نکالنے اور منہ سے مکھیاں دفع کرنے اور لوگوں کے سامنے کثرت سے انگڑائیاں اور جمائیاں اور نماز وغیرہ میں لینے سے بچتا رہ اور چاہیئے کہ تیری مجلس ہادی اور تیرا کلام منظوم و مرتب ہو۔ اور جو کوئی تجھ سے کچھ بیان کرے تو بغیر اظہار تعجب کثیر اسکے عمدہ کلام کی طرف توجہ کر اور اس کے دوہرانے کا سوال نہ کر اور مضحکات اور حکایات سے خاموش رہا کر اور اپنے عجائبات جو اولاد اور شعر اور کلام اور تصنیف اور جو تیری تحقیقات سے ہوں اونھیں نہ بیان کر اور زینت میں عورتوں کا سا تصنع نہ کر اور غلام کی مثل متبذل نہ رہ اور کثرت سے سرمہ لگانے اور تیل میں اسراف کرنے سے بچتا رہ اور حاجت طلب کرنے میں اصرار مت کر اور کسی کو ظلم پر نہ ابھار اور کسی کو اپنے اہل اور اولاد سے چہ جائیکہ غیر کو اپنے مال کی مقدار نہ بتا۔ کیونکہ وہ اگر اسے قلیل دیکھیں گے تو تو اونھیں حقیر معلوم ہوگا اور

Marfat.com

جو بہت خیال کریں گے تو کبھی اُن کی رضامندی حاصل نہ کر سکے گا۔ اور بغیر سختی کے اُن پر جفا کر اور بغیر ضعف کے اُن کے لیئے نرم ہو۔ اور اپنی لونڈی اور غلام سے مسخری نہ کر ورنہ تیرا وقار جاتا رہے گا۔ اور جب جھگڑے تو وقار اختیار کر اور جہالت اور عجلت سے بچتا رہ اور اپنی حجت میں تفکر کر اور بکثرت اپنے ہاتھ سے اشارہ نہ کر اور پس پُشت کثرت سے التفات نہ کر اور ہر ایک کے سامنے دوزانو ہو کر نہ بیٹھ اور جب غصّہ ٹھہر جائے تب بات کر اور جب بادشاہ تجھے اپنا مقرب بنائے تو ہر وقت نیزے کی دھار پر رہنا چاہیئے اور اپنے آپ کو عافیت کے دوست سے بچا۔ کیونکہ وہ تیرا بہت بڑا دشمن ہے اور مال کو اپنی آبرو سے زیادہ عزیز خیال نہ کر۔ اے جوان تجھے بدایۃ الھدایۃ سے اس قدر کفایت کرتا ہے۔ اس سے اپنے نفس کا تجربہ کر کیونکہ اس کی تین قسمیں ہیں ایک قسم طاعت کے آداب میں اور دوسری قسم گناہوں کے ترک میں اور تیسری قسم مخلوق کے ساتھ ملنے جلنے میں اور یہ جامع ہی بندے کے تمام معاملوں کو جو خالق اور مخلوق کے ساتھ ہیں۔ سو اگر تو ان کو اپنے نفس سے مناسب دیکھے اور اُن پر عمل کرنے میں اپنے نفس کی رغبت پائے تو جان لے کہ تو ایسا بندہ ہے جس کا دل اللہ تعالےٰ نے ایمان سے منور کر دیا ہے اور اُس سے تیرا سینہ کھول دیا ہے اور جان لے کہ اس بدایۃ کی نہایت ہے اور اُس کے پیچھے اسرار اور گہری باتیں اور علوم اور مکاشفات ہیں اور ہم نے یہ باتیں احیاء العلوم میں خوب بیان کی ہیں۔ اِس لیے اُس کی تحصیل میں مشغول ہو پس اگر تو اپنے نفس کو دیکھے کہ اُن وظیفوں کے عمل کو مستقل خیال کرتا ہے۔ اور اس فن کے عمل کو چھوڑتا ہے اور تجھ سے کہتا ہے کہ علماء کی محفلوں میں یہ فن تجھے کہاں فائدہ دیگا۔ اور اپنے ہمعصروں اور دیکھنے والوں پر کب مقدم کرے گا۔ امراء اور وزراء کی مجلسوں میں تیرا منصب کیونکر بلند کرے گا تا کہ

Marfat.com

تجھے صلہ۔ ارزاق۔ ولایت اوقاف۔ منصب قضا تک پہونچائے۔ تو جان لے کہ شیطان نے تجھے بہکا دیا ہے اور تجھے اپنی مادی اور شوخی سے بھلا دیا ہے۔ سو تو اپنی لیے ایک اور اپنی جیسا شیطان ڈھونڈ تاکہ تجھے سکھائے کہ یہ تجھے نفع دیگا اور مطلوب تک پہنچا دیگا۔ پھر تجھے جاننا چاہیے کہ تیرے لیئے تیرا محلہ کبھی صاف نہ رہے گا چہ جائیکہ تیرا گاؤں اور شہر اس کے بعد تجھ سے ہمیشہ کا ملک دائمی نعمت جو رب العالمین کے ہمسایہ میں ہے فوت ہو جائے گی اور تجھیں سلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور اس کی برکتیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

بعض حالات حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ

مؤلفہ منشی نادر حسین عزیز گرامی سلمہ تعالیٰ

کنیت آپ کی ابو حامد نام نامی محمد بن محمد بن احمد الغزالی لقب حجۃ الاسلام زین الدین الطوسی ہے۔ آپ فقیہ شافعی مشرب تھے ۴۵۰ھ ہجری صلعم میں پیدا ہوئے اور ابتدا تحصیل علم سرزمین طوس ہی میں کی۔ احمد رازکانی کے تلامذہ میں داخل ہوئے پھر نیشاپور میں تشریف لیگئے اور امام الحرمین ابی المعالی جوینی کی درس گاہ میں شریک ہوئے اور ایسی کوشش و سرگرمی سے تحصیل علم کی کہ بہت ہی کم مدت میں زمانہ طالب علمی کو رخصت کیا اور اس زمانہ کے مشہور اساتذہ میں شمار کیئے گئے۔ ابو علی فارمدی رح کے مرید ہوئے گروہ شافعیہ میں اس زمانہ میں انکا کوئی مثل نہ تھا جب نیشاپور سے عسکر میں تشریف لے گئے۔ وزیر نظام الملک نے نہایت تعظیم و تکریم کی اور مدرسہ نظامیہ میں اعلےٰ درجہ کا مدرس کر دیا۔ اہل عراق ان کے فضل و کمال اور حیرت انگیز تعلیم سے نہایت ہی متعجب تھے۔ اور سب کے دلوں میں علامہ غزالی کی وقعت اعلیٰ درجہ کے خلوص کیساتھ پیدا تھی کہ دفعتہً علامہ ممدوح حج کو چلے گئے اور تمام اشغال ترک کر کے زہد و تقوےٰ اختیار کیا۔ جب

Marfat.com

حج سے فارغ ہوکر شام میں آئے تو ایک مدت تک دمشق کی جامع مسجد میں درس و تدریس کرتے رہے جب وہاں سے بھی جی گھبرایا تو بیت المقدس کا راستہ لیا اور وہاں کے مقامات اور مواضع معظمہ کی زیارتیں کرتے رہے۔ پھر ایک مدت تک اسکندریہ میں قیام کرکے طوس کیجانب مُعاودت فرمائی اور تصنیف کتب مفیدہ میں مشغول ہوئے اور اکثر کتب علم اخلاق وغیرہ تصنیف فرمائیں زیادہ تر مشہور اُن کتابوں میں احیاء علوم الدین اور کتاب الوسیط والبسیط ہے اور المنخول والمنتحل علم جدل میں ہے اور تہافۃ الفلاسفۃ اور فلک النظر اور معیار العلم والمقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ وغیرہ ہیں۔ اور اپنے وطن طوس میں ایک خانقاہ صوفیہ اور مدرسہ تعمیر کرایا اور اپنے اوقات عزیز کو وظیفہ وظائف ختم قرآن اور درس و تدریس پر تقسیم کردیا۔ غرض کہ اسی شغل میں چودھویں جمادی الآخری ۵۰۵ ہجری یوم دوشنبہ کو واصل الی اللہ ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ابن عربی فرماتے ہیں کہ امام ابو حامد غزالی کو میں نے طواف میں دیکھا کہ ایک گدڑی پہنے تھے۔ میں نے کہا کہ آپکے پاس سوائے اس لباس کے اور کوئی کپڑا نہیں ہے حالانکہ آپ امام وقت اور پیشوائے عامہ خلائق ہیں۔ لوگ آپکی اقتدا کرتے ہیں اور آپکے فیضان منور سے استفادہ حاصل کرتے ہیں اور علم معرفت سیکھتے ہیں آپ نے اسکے جواب میں چند ابیات پڑھے۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ لوگوں کا گمان غلط ہے کہ وہ بالکل فلسفی تھے اور اصولِ فلاسفہ کے پابند تھے وہ کہتے ہیں کہ جب انکے اقوال دیکھے جاتے ہیں تو کبھی کوئی یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ اتباع خرافات فلسفہ کرتے تھے بعض نے مشائخ کبار سے خواب میں دیکھا کہ علامہ غزالی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بعض حاسدوں طاعنوں کا شکوہ کر رہے ہیں جس شخص کی آنحضرت سے شکایت کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ضرب تازیانہ کا حکم دیا چنانچہ صبح کو دیکھا گیا تو اُس شخص پر ضرب تازیانہ کے نشان موجود تھے۔ ابن حجر فرماتے ہیں کہ انکی تصنیفات میں اکثر عبارتیں بڑھائی گئی ہیں اور ابن سبکی کہتے ہیں کہ علامہ ممدوح کو وہی لوگ بُرا کہتے ہیں جو کہ زندیق اور حاسد ہیں۔ شیخ کمال الدین دمیری حیٰوۃ الحیوان الکبریٰ میں لکھتے ہیں کہ جس شخص نے مجھ سے یہ حکایت نقل کی ہے وہ بہت معتبر اور مستند ذریعہ ہے یعنی شیخ عارف باللہ ابوالحسن شاذلی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ موسیٰ اور عیسیٰ

Marfat.com

علیہم السلام سے فخر کے ساتھ کہتے ہیں (امام غزالی کیطرف اشارہ کر کے) کہ آیا تمنے کوئی ایسا تبحر اپنی
اُمت میں دیکھا ہے۔ حضرت موسیٰ و عیسےٰ علیہم السلام نے جواب دیا کہ نہیں۔ اور شیخ عارف۔ اُستاد
رکن الشریعت والحقیقت ابو العباس المرسی امام علامہ غزالی کے تذکرہ کے موقع پر فرماتے ہیں کہ صدیقیت
عظمےٰ کا مرتبہ غزالی کو حاصل تھا اور شیخ جمال الدین اسنوی نے مہمات میں امام غزالی کا تذکرہ نہایت
خوب لکھا ہے کہ امام غزالی اپنے زمانہ کا قطب ہے اور اسکا وجود باجود ایسا بابرکت ہے کہ جسکی برکتیں
شاملِ حال ہر موجود کی ہیں اور انکا وجود گویا خلاصہ رُوح ہے ہر ایمان اور ہر اس راستہ کا جو مستقیم موصل الی اللہ
ہے اور ان بزرگ سے کوئی بغض نہیں رکھتا ہے۔ مگر وہی شخص جو کہ زندیق اور مُلحد ہے اور امام صاحب
اپنے زمانہ میں وحید العصر تھے۔ جیسے اس کتاب کے باب میں اپنے نام کے منفرد ہیں۔ علامہ
غزالی جیسا کہ اپنے کمال علم میں یکتائے دہر ہیں ویسے ہی علامہ کی تصنیفات بھی اپنا نظیر نہیں
رکھتیں خصوصاً احیاء العلوم جس کے دیکھنے سے اہل علم سیر نہیں ہوتا اور طالبانِ اخروی کو
اس کے دیکھنے سے بے انتہا مذاق پیدا ہوتا ہے۔

شاہ عبد الحق بن سیف الدین دہلوی اپنی کتاب مرج البحرین میں لکھتے ہیں کہ امام
غزالی اوائل عمر میں فقہائے متکلمین کے طریقہ پر تھے۔ لیکن آخر عمر میں پکے صوفی
اور موحد بن گئے اور اُس گروہ میں بھی محققین اور مشہور علماء میں شمار کیے
جانے لگے اور امام حجۃ الاسلام کے لقب سے ملقب ہوئے۔
علم تصوف میں اکثر کتابیں تصنیف فرمائیں بعض ارباب
کشف نے صحبت معنوی میں حضرت رسولؐ
سے امام غزالی کی نسبت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا
ذٰلِكَ رَجُلٌ وَصَلَ اِلَى الْمَقْصُوْدِ یعنی امام غزالی ایسے شخص
ہیں جو مقصود سے مل گئے

تمام شد

ذخیرہ

Marfat.com

Marfat.com

پاکستان کی دینی اور علمی دُنیا کی بے مثال کتاب

عُلمائے اہلسنّت و جماعت

مؤلفہ: علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی

ان عُلماءِ ربانی کے حالات جنھوں نے پنجاب میں سکھ عہد اور انگریزی دَورِ حکومت میں بے سروسامانی کے عالم میں دینی علوم کی شمع کو روشن رکھا۔ سنگین حالات کے طوفانوں کے سامنے پیغامِ مصطفوی کا عَلم لہراتے رہے۔ اُنھوں نے جہالت کے اندھیروں کو دُور کیا اور علم کے انوار سے سینوں کو منوّر رکھا۔ یہ تذکرہ رُوحانی دولت بخشتا ہے اور کردار کی حوصلہ افزا تصویر سامنے لاتا ہے۔

ان نفوسِ قدسیہ میں سے بعض کے اسماءِ گرامی یہ ہیں، غزنوی دَور کے عُلماء، تیموری دَور کے علماء، اکبری اور جہانگیری دور کے علماء، پھر سکھ عہد اور انگریزی دَور کے علماء، مولانا محمد صدیق لاہوری، مولانا غلام محمد قادری، مولانا غلام محی الدین قصُوری، مولانا جان محمد، مولانا احمد دین بگوی، صاحبزادہ عبدالرسول قصوری، مولانا غلام دستگیر، مولانا غلام اللہ قصوری، حافظ ولی اللہ، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مُفتی غلام مُرشد لاہوری، مولانا غلام قادر بھیروی، پیر عبدالغفار کاشمیری، حافظ احمد علی شاہ، مولانا تاجدین، مولانا دیدار علی شاہ، مولانا مفتی محمد یار، مولانا فقیر محمد جہلمی، مولانا نبی بخش حلوائی، مولانا نور بخش توکلی، مولانا غلام محمد ترنم، مولانا ابو الحسنات، علامہ ابوالبرکات، مفتی عبدالعزیز مزنگوی، مولانا مہر الدین، مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا محمد عمر اچھروی، سید فیض الحسن آلومہاروی، مولانا عبدالغفور ہزاروی، مُفتی اعجاز ولی خاں، مُفتی محمد حسین نعیمی، مولانا عبدالستار خان نیازی، مُفتی محمود عالم ہاشمی، پیر محمد کرم شاہ بھیروی دامت فیوضہم العالیہ کے علاوہ سینکڑوں معاصرین عُلماءِ کرام کے حالات شریکِ تذکرہ ہیں۔ یہ تذکرہ آپ کے ذاتی مطالعہ کے لیے نہایت اہم حیثیت رکھتا ہے۔

اعلیٰ کتابت، ولایتی کاغذ، نفیس و دیدہ زیب جلد۔ **قیمت ۱۸ روپے**

مکتبہ نبویہ ——— گنج بخش روڈ ——— لاہور

Marfat.com

پاکستان کی دینی اور علمی دُنیا کی بے مثال کتاب

عُلماءِ اہلسنّت و جماعت

مؤلفہ: علّامہ اقبال احمد صاحب فاروقی

ان عُلماءِ ربانی کے حالات جنھوں نے پنجاب میں سِکھ عہد اور انگریزی دَورِ حکومت میں بے سروسامانی کے عالم میں دینی علوم کی شمع کو روشن رکھا۔ سنگین حالات کے طوفانوں کے سامنے پیغامِ مصطفوی کا عَلم لہراتے رہے۔ اُنھوں نے جہالت کے اندھیروں کو دُور کیا اور علم کے انوار سے سینوں کو منور رکھا۔ یہ تذکرہ رُوحانی دولت بخشتا ہے اور کردار کی حوصلہ افزا تصویر سامنے لاتا ہے۔

ان نفوسِ قدسیہ میں سے بعض کے اسماءِ گرامی یہ ہیں: غزنوی دَور کے عُلماء، تیمُوری دَور کے علماء، اکبری اور جہانگیری دَور کے علماء، پھر سِکھ عہد اور انگریزی دَور کے علماء، مولانا محمد صدیق لاہوری، مولانا غلام محمد قادری، مولانا غلام محی الدین قصوری، مولانا جان محمد، مولانا احمد دین بگوی، صاحبزادہ عبدالرسول قصوری، مولانا غلام دستگیر، مولانا غلام اللہ قصوری، حافظ ولی اللہ، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مُفتی غلام سَرور لاہوری، مولانا غلام قادر بھیروی، پیر عبدالغفار کاشمیری، حافظ احمد علی شاہ، مولانا تاج دین، مولانا دیدار علی شاہ، مولانا مفتی محمد یار، مولانا فقیر محمد جہلمی، مولانا نبی بخش حلوائی، مولانا نور بخش توکلی، مولانا صنم محمد ترنم، مولانا ابوالحسنات، علامہ ابوالبرکات، مفتی عبدالعزیز مزنگوی، مولانا مہرالدین، مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا محمد عمر اچھروی، سید فیض الحسن آلومہاروی، مولانا عبدالغفور ہزاروی، مُفتی اعجاز ولی خاں، مُفتی محمد حسین نعیمی، مولانا عبدالستار خاں نیازی، مُفتی محمود عالم ہاشمی، پیر محمد کرم شاہ بھیروی دامت فیوضہم العالیہ کے علاوہ سینکڑوں معاصرین علمائے کرام کے حالات شریکِ تذکرہ ہیں۔ یہ تذکرہ آپ کے ذاتی مطالعہ کے لیے نہایت اہم حیثیت رکھتا ہے۔

اعلیٰ کتابت، ولایتی کاغذ، نفیس و دیدہ زیب جلد۔ **قیمت ۱۸ روپے**

مکتبۂ نبویہ —— گنج بخش روڈ —— لاہور

Marfat.com